خواتین کے مخصوص مسائل

حیض، نفاس، استحاضہ

مرتب

مفتی محمد منیر قاسمی

صدر مدرس کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر حیدرآباد

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی

بانی و ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر حیدرآباد

خواتین کے مخصوص مسائل

حیض، نفاس، استحاضہ

زیر نگرانی

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب دامت برکاتہم

(ناظم مدرسہ کہف الایمان، حیدرآباد)

ترتیب

مفتی محمد منیر صاحب قاسمی

(استاذ مدرسہ کہف الایمان، حیدرآباد)

باہتمام

کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، بورابنڈہ (حیدرآباد)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	خواتین کے مخصوص مسائل، حیض، نفاس، استحاضہ
ترتیب	:	مفتی محمد منیر صاحب قاسمی
تشجیعی کلمات	:	مفتی ابوبکر جابر قاسمی
کمپوزنگ	:	القلم گرافکس (9149385852/7659841514)
سن طباعت	:	سنہ ۱۴۴۳ھ مطابق سنہ ۲۰۲۱ء
تعداد صفحات	:	۷۲

زیر اہتمام

کہف الایمان ٹرسٹ

صفدر نگر، بورابنڈہ (حیدرآباد)

فہرستِ عناوین

نمبر شمار	مرکزی عناوین	صفحہ نمبر
۱	حیض۔اصولی باتیں	۱۸
۲	نفاس۔اصولی باتیں	۳۰
۳	استحاضہ اصولی باتیں	۳۵
۴	استحاضہ۔احکام ومسائل	۳۷
۵	حیض ونفاس۔احکام ومسائل	۴۱
۶	لیکوریا۔احکام ومسائل	۶۲
۷	متفرقات اور غلط فہمیاں	۶۶

ذیلی عناوین

- تشجیعی کلمات ۱۰
- مقدمہ ۱۱
- مقدمہ طبع ثانی ۱۴
- خواتین کو یہ کتاب کیسے پڑھائی جائے؟ ۱۵

(۱) حیض۔اصولی باتیں ۱۸

- حیض کی لغوی تعریف ۱۸
- حیض کی شرعی تعریف ۱۸
- نحوی تحقیق ۱۸
- حیض کے نام ۱۸
- حیض کا سبب ۱۸
- حیض کی حکمت ۱۹
- حیض کا رکن ۱۹
- حیض کے شرائط ۱۹
- حیض کے رنگ ۲۰
- حیض آنے کی عمر ۲۰

- حیض ختم ہونے کی عمر ۲۱
- حیض کی مدت ۲۱
- تنبیہ ۲۱
- دو حیض کے درمیان کی مدت ۲۱
- مبتدأہ ۲۲
- معتادہ ۲۲
- ناسیہ ۲۲
- دم صحیح ۲۲
- دم فاسد ۲۲
- عادت ۲۳
- طہر ۲۳
- طہر کی مدت ۲۳
- طہر صحیح ۲۳
- فائدہ ۲۳
- طہر فاسد (تام) ۲۳
- فائدہ ۲۳
- طہر فاسد (ناقص) ۲۴
- فائدہ ۲۴
- نوٹ ۲۴
- حیض اور چند مثالیں ۲۵

● تمرینی سوالات ۲۷

(۲) نفاس۔ اصولی باتیں ۳۰

⊙ نفاس کی تعریف ۳۰
⊙ نفاس کی مدت ۳۰
⊙ تنبیہ ۳۰
⊙ نفاس کا رکن ۳۰
⊙ نفاس کے رنگ ۳۰
⊙ نفاس کے شرائط ۳۰
⊙ نوٹ ۳۱
⊙ نفاس اور چند مثالیں ۳۲
⊙ نوٹ ۳۳

● تمرینی سوالات ۳۳

(۳) استحاضہ۔اصولی باتیں ۳۵

⊙ استحاضہ کی تعریف ۳۵
⊙ استحاضہ کی صورتیں ۳۵
⊙ استحاضہ اور چند مثالیں ۳٦

(۴) استحاضہ۔ احکام ومسائل ۳۷

⊙ نوٹ ۳۷

● تمرینی سوالات ۳۹

(۵) حیض ونفاس۔احکام ومسائل ۴۱

⊙ حیض ونفاس سے کتنی چیزیں حرام ہوجاتی ہیں؟ ۴۱

⊙ نوٹ ۴۱

⊙ نماز سے متلق ۴۲

● تمرینی سوالات ۴۵

⊙ غسل وجماع سے متعلق ۴۶

● تمرینی سوالات ۴۸

⊙ روزہ اوراعتکاف سے متعلق ۴۹

⊙ نوٹ ۵۰

● تمرینی سوالات ۵۱

⊙ قرآن،ذکر،تفسیر،اوردینی کتب سے متعلق ۵۲

● تمرینی سوالات ۵۶

⊙ حج سے متعلق ۵۸

⊙ نوٹ ۵۸

● تمرینی سوالات ۶۱

(۶) لیکوریا۔احکام ومسائل ۶۲

⊙ رطوبت کی قسمیں ۶۲
⊙ فرجِ خارج کی رطوبت ۶۲
⊙ حکم ۶۲
⊙ فرجِ داخل کی رطوبت ۶۲
⊙ حکم ۶۲
⊙ تنبیہ ۶۳
⊙ نوٹ ۶۳
⊙ اسباب ۶۴
⊙ کثرتِ حیض یا کثرتِ استحاضہ کا علاج ۶۴

● تمرینی سوالات ۶۵

(۷) متفرقات اور غلط فہمیاں ۶۶

⊙ حائضہ دیگر مذاہب میں ۷۱

● تمرینی سوالات ۷۱

⊙ ⊙ ⊙


بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشجیعی کلمات

شریعت کا ہر باب اہمیت رکھتا ہے، علماء امت نے بڑی دماغ سوزی اور جگر کاوی سے ان تمام ابواب پر صلاحیتیں جھونک دی ہیں، بدلتے زمانہ اور تغیر پذیر طبیعتوں کے ساتھ تلخیص، تسہیل اور ترتیب کا کام ہوتا رہتا ہے اور آئندہ بھی حسب تقاضہ ہوتا رہے گا، ہر دین دار یا دین پسند مرد وعورت کے لئے حیض کے مسائل جاننا انتہائی ضروری ہے، تاکہ تمام اعمال حلال کے دائرہ میں رہ کر ہوں، حرام کا ارتکاب نہ ہوجائے۔

درسِ نظامی کی فقہی کتابوں کے لئے اور خصوصاً طبقہ نسواں کے لئے حیض کے موضوع پر سہل انداز میں تمرینات کے ساتھ کتابچہ کی ضرورت محسوس ہورہی تھی، رسائل ابن عابدین میں موجود رسالہ اور مفتی احمد ممتاز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترتیب کردہ رسالہ بہت قیمتی اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے، میں نے اپنے عزیز دوست مفتی محمد منیر صاحب قاسمی سے درخواست کی تھی کہ اس کی مزید تسہیل وترتیب کریں، انہوں پہلے خود مسائل کو سمجھا، حل کیا، مہینوں اور ہفتوں بار بار نظر ثانی کی، اس میں مناسب اضافے کئے، دستیاب اردو ذخیرہ سے بھرپور استفادہ کیا، تحقیقات اکابر کو سامنے رکھا، اب یہ آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

امید ہے کہ اس سے استفادہ کیا جائے، دعا گو ہوں کہ رب کریم اس کاوش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائیں۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

مفتی ابوبکر جابر قاسمی (ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، حیدرآباد)

۹/جمادی الثانیہ ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۳/۲/۲۰۲۱ء

مقدمہ

زندگی کا ہر شعبہ دین وشریعت سے جڑا ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے کسی شعبہ میں ہم کو کسی مذہب یا قوم کا محتاج نہیں بنایا ہے، حضرت سلمان فارسیؓ کا وہ مشہور تاریخی جملہ جس وقت مشرکین نے بطور استہزاء اور طنز کہا کہ ''تمہارے نبی تو تمہیں پیشاب پاخانہ کرنے کے طریقے بھی سکھاتے ہیں'' اس کے جواب میں حضرت سلمان فارسیؓ نے بطور فخر کہا تھا ''جی ہاں، کیوں نہیں!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سب کچھ ہی سکھلایا اور استنجے سے متعلق بھی ضروری ہدایات دی ہیں۔''

خلف بن ایوبؒ نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لئے بھیجا تھا، جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا تو والد محترم نے پوچھا کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ ہے، وہ یہ کہ ''اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پر منقطع ہوجائے تو حیض میں داخل ہے'' اس جواب کو سن کر اس کے والد محترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''واللہ ما ضیعت سفرک'' اللہ کی قسم آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا) (۱)

امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنی عمر کے نو سال کھپائے، تب جا کر مجھے حیض کے موضوع پر دسترس حاصل ہوئی۔

امام دارمیؒ فرماتے ہیں کہ: الحیض کتاب ضائع لم یصنف فیه تصنیف یقوم بحقه (یعنی حیض ایک مظلوم عنوان ہے، ابھی تک اس کے حوالہ سے کوئی ایسا کام نہیں ہوا ہے

(۱) منحة الخالق على البحر الرائق

جواس کا حق ادا کر سکے۔)

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں: حیض کا موضوع ایسا ہے کہ عام علماء کے پاس اس کا جواب نہیں ہوتا، محقق اور ماہر علماء کے پاس ہی اس کا حل ملتا ہے۔

علامہ برکویؒ فرماتے ہیں: میں نے حیض کے مسائل میں اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ لگایا ہے۔

حیض ونفاس کے مسائل کو جاننے اور ان میں گہرائی حاصل کرنے کو حیاء کے خلاف گردان کر، یا حیاء کا نام دے کر ان مسائل سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا ہے، شریعت کے دسیوں ابواب کے احکام اس سے جڑے ہوئے ہیں، طہارت، صلوٰۃ، قراءۃ القرآن، صوم، اعتکاف، حج، بلوغ، وطی، طلاق، عدت، استبراء رحم ان سب ابواب کے متعلق کئی احکام کا تعلق حیض ونفاس سے ہے، جو حضرات ان مسائل سے واقف بھی نہ ہوں تو وہ ایسے مسائل میں خواتین کی کیسے خدمت کریں گے، کیسے مسائل حل کریں گے؟ گویا دین کا ایک شعبہ اس خدمت سے محروم ہوتا جارہا ہے۔

عورتیں لیکوریا اور استحاضہ کو بھی عذر شرعی سمجھ کر وضو، نماز، روزوں سے محروم رہ جاتی ہیں، جلد بازی اور فطرت سے بغاوت کرتے ہوئے بے ضرورت گولیاں کھا کر انتظامِ فطرت میں تبدیلی لانے کی کوشش کرتی ہیں، بہت جلد جاہل عامل یا حکیم کے حوالہ ہوجاتی ہیں، ہر نکلنے والی رطوبت اور خون پر نماز معاف نہیں ہوتی، خالص سفیدی حیض نہیں ہوتا۔

اس موضوع پر لکھی گئی بہت سی کتابیں موجود ہیں، یہ کوئی مستقل رسالہ نہیں ہے، دو چار کتابوں کی عبارات، اصطلاحات، مثالوں اور مسائل کو آسان انداز اور ترتیب میں تدریج کا لحاظ کرتے ہوئے طالبات کی سہولت اور آسانی کے لئے حضرت مفتی ابوبکر جابر قاسمی صاحب (ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، حیدرآباد) کے منشا اور حکم پر ترتیب دیا گیا ایک کتابچہ ہے، اس

لئے حوالہ جات کے پیش کرنے کا اہتمام بھی نہ کیا گیا،تفصیلات اور حوالوں کے لئے مذکورہ کتابیں کافی ہیں۔

- البحر الرائق
- شامی
- خواتین کی مخصوص پاکی وناپاکی کے احکام (مفتی محمد یونس صاحب)
- احکامِ حیض ونفاس واستحاضہ (حضرت مفتی احمد ممتاز صاحب)
- بہارِ شریعت (حضرت مولانا احمد رضا صاحب)
- بہشتی زیور (حکیم الامت حضرت تھانویؒ)
- جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن کراچی (پاکستان)

قارئین سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی پیچیدگی، یا تمرین کا جواب نامعلوم ہو، یا تعبیر میں کسی طرح کی کوئی کمی یا خامی محسوس ہوتو ضرور مطلع فرمائیں، ان شاءاللہ مطلوبہ خدمت کردی جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس ٹوٹی پھوٹی محنت کو قبول فرما کر ذریعۂ نجات بنادیں۔

(آمین)

مفتی محمد منیر قاسمی

(خادم کہف الایمان ٹرسٹ،صفدر نگر،حیدرآباد)

۱۵/ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ مطابق ۱/۱۲/۲۰۲۰ء

فون نمبر: 6300967086

باسمہ تعالیٰ

مقدمہ طبع ثانی

بفضلہٖ تعالیٰ اس کتابچہ ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۱ء کی رمضان المبارک کی کسی تاریخ کو حضرت مولانا مفتی نوال الرحمٰن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم (صدر شریعہ بورڈ آف امریکہ وانڈیا، وصدر مدرسہ احیاء العلوم، حیدرآباد) کے ہاتھوں بوقت سحر غیر رسمی طور پر رسم اجراء ہوئی، مختلف اکابر وشخصیات کی خدمت میں پیش کیا گیا، فللہ الحمد علی ذلك۔

اب کچھ ضروری اضافہ جات، جدید مسائل اور ترمیمات کے ساتھ دیوبند سے طبع ثانی کے لئے پیش کیا جارہا ہے تاکہ ملکی وعالمی سطح پر اشاعت میں سہولت ہو، زیادہ سے زیادہ لوگ استفادہ کرسکیں، پہلے اس کتاب کا نام حیض، نفاس، استحاضہ، احکام ومسائل تھا، اب بڑوں کے حکم سے اس کا نام ''خواتین کے مخصوص مسائل'' رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ بلا استحقاق ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت اور حصول رضا کا ذریعہ بنائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

مفتی محمد منیر قاسمی

(خادم کہف الایمان ٹرسٹ، صفدرنگر، حیدرآباد)

۱۶/صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳/ستمبر ۲۰۲۱ء

خواتین کو یہ کتاب کیسے پڑھائی جائے؟

حیا وہی ہے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے، وہ حیاء شریعت میں ہرگز مطلوب نہیں ہے جو حدود شریعت سیکھنے اور عمل کرنے میں رکاوٹ ہو، امام مجاہدؒ فرماتے ہیں: لا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتحي ولا مُسْتَكْبر ''حیا اور تکبر والا علم حاصل نہیں کر پاتا، امام بخاریؒ نے اس پر عنوان ہی باندھ دیا ہے: باب الحياء في العلم ''علم میں حیاء کا بیان'' امی جان حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ، لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ(۱) ''انصار کی عورتیں کیا ہی بہتر عورتیں ہیں جنہیں حیاء نے دین کی سمجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا۔''

دوسری روایت ہے کہ ام سلمہؓ روایت فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیمؓ رسول کے پاس آئیں اور پوچھا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحِي مِنَ الحَقِّ، فَهَلْ عَلَى المَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ ''اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام کے بعد غسل کرنا واجب ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے جواباً فرمایا: نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ المَاءَ ''ہاں جب وہ پانی دیکھ لے''، حضرت ام سلمہؓ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا حیاء کی وجہ سے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ تو فرمایا: نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا ''ہاں! تیرا بھلا ہو، اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہوتا؟(۲)

ایک اور روایت یہ ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا کہ جسے مذی

---

(۱) صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۳۳۲

(۲) صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۱۳۰

بکثرت نکل جایا کرتی تھی،تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھ کر مجھے بتلائیں،تو انہوں نے پوچھ کر بتلایا کہ مذی کے نکلنے پر غسل کرنے کی ضرورت نہیں،صرف اپنے ذکر (شرمگاہ) کو دھولیں۔

چوں کہ حضرت علیؓ کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تھی اس لیے واسطہ کے ذریعہ اپنا مدعا سنایا اور از روئے شرع اسے حل کیا، رشتے کی نزاکت اور حصول علم کی طلب دونوں کی رعایت فرمائی۔

اس سے پتہ چلا کہ مخصوص مسائل میں الفاظ اور طریقۂ تدریس باحیاء کے ساتھ سیکھنے سکھانے میں حجاب نہیں ہونا چاہیے،ہمیں اس کتاب کے پڑھانے کے یہ طریقے مناسب معلوم ہوتے ہیں:

(۱) مرد اہل علم اچھی طرح ان مضامین کو پڑھیں اور دروس نظامی میں لڑکوں کو ابواب الحیض والنفاس کو تمرین وتدریب کے ساتھ پڑھائیں،شاید یہ کتاب ان کے لئے معاون ثابت ہو۔

(۲) مرد اہل علم اپنی بیوی کے توسط سے دیگر نامحرم اور محارم خواتین تک پہنچائیں۔

(۳) اپنے والد یا شوہر کے توسط سے علماء کرام سے تحریراً پوچھ لیں یا یہ کتاب اپنے طور پر پڑھ کر تمرینات اپنی کاپی میں لکھ کر مصنف گرامی یا کسی قریبی ماہر شخصیت ومفتی صاحب سے تصحیح کروالیں۔

(۴) مدارس بنات میں خاص طور پر کوئی نہ کوئی مناسب باحیاء طریقۂ تدریس حسب ذوق طے کر کے فوراً شروع کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۵) سوچا جانا چاہیے کہ کسی مشاق عمر دراز مفتی صاحب کے ذریعہ اجتماعاً بڑی خواتین معلمات اور بالغ طالبات کو پڑھایا جانا کیا مناسب ہے، جب کہ یہ اہم مسائل عدم توجہ کے

شکار ہوتے جارہے ہیں۔

(۶) ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ مدرسہ کے باہر سے کسی ماہر معلم کے ذریعہ ہفتہ واری محاضرات یا اس کتاب کی تدریس کا ایک خاص دورانیہ طے کردیا جائے، ایک ہفتہ میں مکمل تدریب تمرین کروادی جائے،جس میں چہارم،پنجم،دورہ اور افتاء کی طالبات شریک ہوں۔

(۷) اس کتاب کے مقدمہ سے اندازہ ہو چکا کہ ان مسائل کے نہ جاننے یا اس میں کوتاہی کتنی جگہوں پر حرام کے ارتکاب کی طرف لے جاتی ہے۔

(۷) بدلتے زمانہ کے ساتھ آن لائن تدریس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے،جن کے پاس اسمارٹ فون ہے ان خواتین وطالبات کو ان کے نام وغیرہ کو مخفی رکھتے ہوئے اس قسم کے مضامین پڑھانا بھی بہت بے ضرر، مفید اور نہایت آسان حل محسوس ہورہا ہے،جس میں جغرافیائی فاصلے بھی سمیٹے جاسکتے ہیں، بالمشافہ روبرو پڑھائے جانے کے ضمنی مفسد اثرات سے بھی بچایا جاسکتا ہے،کورونائی احوال میں تقریباً سب نے اس طریقہ سے فائدہ اٹھایا ہے، عالمی سطح پر اس کے اچھے تجربات ہیں، ان میں سے کوئی محفوظ ترین طریقۂ کار اپنایا جاسکتا ہے، واللہ اعلم

مفتی ابوبکر جابر قاسمی

(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ،صفدرنگر،حیدرآباد)

۱۶ر صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۳ر ستمبر ۲۰۲۱ء

(۱) حیض۔اصولی باتیں

عورت کو جوخون آگے کے راستہ (یعنی شرمگاہ) سے آتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱)حیض (۲)نفاس (۳)استحاضہ

حیض کی لغوی تعریف: الحيض في اللغة عبارة عن السيلان ''لغت میں حیض کا معنی سیلان (بہنا) ہے۔

حیض کی شرعی تعریف: جوخون بالغہ عورت کے رحم (بچہ دانی) سے بغیر کسی بیماری اور بغیر ولادت کے جاری ہوکر شرمگاہ کے راستہ سے ظاہر ہو (جب کہ وہ عورت حمل کی حالت میں بھی نہ ہو اور بڑھاپے کی خاص عمر یعنی مایوسی کی عمر تک بھی نہ پہنچی ہو) حیض کہلاتا ہے۔

نحوی تحقیق: حیض مؤنث سماعی ہے؛لیکن عموماً مذکر ہی استعمال ہوتا ہے۔

حیض کے نام: حیض کے دس نام ہیں:

(۱)حیض (۲)طمث (۳)ضحک (۴)اکبار (۵)اعصار (۶)دراس (۷)عراک (۸)فراک (۹)لحمس (۱۰)نفاس

حیض کا سبب: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حیض کی ابتداء حضرت حواؓ کو اس وقت ہوئی جب کہ ان کو (شجر خلد کھانے کی بناء پر) جنت سے اتارا گیا (پھر ان کی بیٹیوں میں قیامت تک باقی رکھا گیا ہے) (۱)

(۱) شامی،البحرالرائق

حیض کی حکمت: بالغہ عورت کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہوجائے، اور ایسا نہ ہوتو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بوجھ ہوجائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور اثنائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو اور نہ دودھ پلانا تو وہ خون اگر بدن میں سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں پیدا ہوجائیں۔

نیز یاد رکھیں کہ ماہواری وہ ناپاکی نہیں ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت یا فرشتوں کی دعاؤں سے محروم ہوجائے؛ کیوں کہ یہ ناپاکی فطری اور قدرتی ہے، مستورات کے بس میں نہیں ہے کہ وہ اس کو روک سکیں، بلکہ اس کو روکنے سے مزید بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں، ہاں جب عورت پاک ہوجائے اور پھر بھی غسل نہ کرے تو یہ فرشتوں کی دوری کا سبب ہوگا، اور یہ بری بات اور گناہ ہے۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ(۱)

حیض کا رکن: رحم سے خون کا برآمد ہونا اس کا رکن کہلاتا ہے، یعنی حیض کے خون کا فرجِ داخل سے باہر فرجِ خارج کی طرف ظاہر ہوجانا حیض کا رکن ہے۔(۲)

حیض کے شرائط: حیض کے ثابت ہونے کے لئے چند شرائط ہیں جن کے پائے جانے پر ہی حیض کا حکم لگتا ہے:

(۱) جس لڑکی کو خون آرہا ہے وہ بلوغ کی عمر (یعنی چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے

---

(۱) سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۲۲۷

(۲) عورت کی شرمگاہ کے گول سوراخ کے اندر تک فرج داخل کہلاتا ہے اور اس سوراخ سے باہر کی طرف والی کھال فرج خارج کہلاتی ہے۔

پورے نو ۹ رسال) کو پہنچ چکی ہو۔

(۲) حاملہ نہ ہو۔

(۳) چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے ۵۵ رسال نہ ہوئے ہوں۔

(۴) یہ خون رحم (بچہ دانی) سے آیا ہو۔

(۵) رحم (بچہ دانی) میں کسی پھوڑے پھنسی یا بیماری کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

(۶) بچہ کی ولادت کی وجہ سے نہ آیا ہو۔

(۷) اس خون کی مجموعی مدت (شروع ہونے سے ختم ہونے تک) کم از کم تین دن تین رات (یعنی پورے ۷۲ رگھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۸) دس دن سے زیادہ تک نہ آرہا ہو۔

(۹) یہ خون فرجِ داخل سے باہر کھال کی طرف ظاہر ہو۔ (۱)

(۱۰) اس خون کے جاری ہونے سے پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ رگھنٹے) سے کم مدت پہلے فرج کے راستے کچھ خون نہ آیا ہو۔

(۱۱) حیض کے چھ رنگوں میں سے کسی رنگ میں ہو۔

حیض کے رنگ: حیض کا خون درج ذیل چھ رنگوں میں سے کسی ایک رنگ کا ہوسکتا ہے:

(۱) سرخ (۲) سیاہ (۳) زرد (۴) سبز (۵) گدلا (۶) خاکی۔ لہذا حیض کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں۔

حیض آنے کی عمر: چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے لڑکی کی عمر ۹ رسال پوری

---

(۱) لہذا صرف خون آنے کا احساس یا درد محسوس ہونے سے اس پر حائضہ ہونے کا حکم نہیں لگائیں گے۔

ہونے کے بعد ہے، اس سے قبل حیض نہیں ہوسکتا۔ (۱)

حیض شروع ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوئی عمر مقرر نہیں ہے، اس لیے کہ حیض کے شروع ہونے نہ ہونے میں گرم اور سرد ممالک کا بھی دخل ہے۔

حیض ختم ہونے کی عمر: چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے ۵۵ رسال کے بعد حیض کا خون نہیں آسکتا، الا یہ کہ خوب سرخ یا سیاہ رنگ کا ہو، یا اس کے علاوہ کسی ایسے رنگ کا خون ہو جو ۵۵ رسال سے قبل بھی آنے کا معمول تھا۔ (۲)

حیض کی مدت: حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات یعنی پورے بہتر (۷۲) گھنٹے ہے اور زیادہ مدت دس دن دس رات یعنی پورے دوسو چالیس (۲۴۰) گھنٹے ہیں۔

تنبیہ: حیض کے خون کا مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے اور نہ ہر دن خون آنا ضروری ہے، بس اس کی ابتداء سے انتہاء تک کی مجموعی مدت (۳ ردن سے ۱۰ ردن تک) ہو تو وہ ساری مدت حیض ہی شمار ہوگی، اس زمانۂ حیض میں اگر حقیقت میں خون آرہا ہو تو **حقیقی حیض** کہیں گے، اور زمانۂ حیض میں خون نہ آرہا ہو تو **حکمی حیض** ہے۔

دو حیض کے درمیان کی مدت: دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت ۱۵ ردن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، لہذا اگر کسی وجہ سے کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے خون بند رہے گا پاک رہے گی۔ (اور اگر کسی کو پندرہ دن سے پہلے خون آجائے تو

---

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کا فطری بنایا ہوا نظام اس قدر منظم ہے کہ صحت مند معتادہ خاتون کو چاند کی تاریخ کے اعتبار سے ماہواری اسی دن اسی گھنٹہ بلکہ اسی لمحہ شروع ہوکر بروقت ختم ہوتی ہے، اس سے چاند کے دیکھنے اور چاند کی تاریخ یاد رکھنے کی اہمیت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

(۲) ایاس اور حیض بند ہونے کی عمر کے سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں، اور قول راجح یہ ہے کہ اس کا تعلق مختلف علاقوں کے موسمی اور غذائی حالات سے ہے۔

وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے)۔ (۱)

مبتدأہ: مبتدأہ صرف وہ خاتون (لڑکی) کہلاتی ہے جس کو زندگی میں پہلی مرتبہ صحیح حیض کا خون آرہا ہو، پہلی مرتبہ کے اعتبار سے یہ خاتون مبتدأہ اور آئندہ کے اعتبار سے معتادہ کہلائے گی۔

معتادہ: جس خاتون کو اپنی گذشتہ عادت کے مطابق حیض ونفاس کا خون آرہا ہو اسے معتادہ کہا جاتا ہے۔

ناسیہ: جو خاتون اپنے حیض وطہر دونوں کی یا صرف حیض کی عادت بھول جائے اسے ناسیہ کہتے ہیں، اسی کو ضالّہ، مضلّہ اور متحیرہ بھی کہتے ہیں۔ (۲)

دمِ صحیح: فرج کے راستے سے آنے والے خون میں حیض یا نفاس کے سارے شرائط پائے جارہے ہوں تو ایسے خون کو دمِ صحیح کہتے ہیں۔ (دمِ صحیح حیض، دمِ صحیح نفاس)

دمِ فاسد: فرج کے راستے سے آنے والے خون میں حیض ونفاس کے شرائط نہ پائے جائیں تو ایسے خون کو دمِ فاسد کہتے ہیں، اسی کو استحاضہ بھی کہتے ہیں۔

---

(۱) حائضہ: حیض والی عورت کو کہتے ہیں۔

(۲) کوئی خاتون اپنے حیض وطہر کی مدت بھول جائے تو ظن غالب پر عمل کرے، یعنی خوب سوچے، جتنے دن گمان میں حیض کے ہوئے ہیں ان کو نکال کر باقی میں نماز وروزہ کرے۔۔۔۔ ہر خاتون کو اپنے گذشتہ حیض وطہر کی مدت کو ٹھیک ٹھیک طریقہ سے خوب اچھی طرح یاد رکھنا بہت ضروری ہے، اس لئے کہ حیض کے خون کے گذشتہ خون سے کم یا زیادہ آنے یا گذشتہ وقت سے آگے پیچھے آنے کی صورت میں حیض اور طہر کے وقت کی پہچان کا مدار اسی گذشتہ حیض وطہر کے وقت پر ہے، لہذا ہر تبدیلی کو خواتین لکھ لیا کریں۔

اسی طرح اگر کسی خاتون کو فرج کے راستے سے مسلسل خون جاری ہوجائے تو بھی حیض واستحاضہ میں فرق کرنے کے لئے حیض وطہر کی گذشتہ عادت کو ملحوظ رکھنا ناگزیر ہے، اگر کسی خاتون کو اپنے حیض وطہر کی گذشتہ مدت ٹھیک ٹھیک محفوظ ہے تو مسلسل خون جاری ہونے کی صورت میں بھی اس کے حیض واستحاضہ کا فرق بآسانی معلوم ہوجائے گا۔

عادت: اب سے پہلے آخری مرتبہ جتنی دیر تک حیض کا خون آیا ہے وہ حیض کی عادت ہے، بشرطیکہ وہ دمِ صحیح ہو۔

طہر: جب کسی عورت پر حیض ونفاس کی حالت نہ ہوتو پاکی کی اس مدت کو شریعت کی زبان میں ''طہر'' کہا جاتا ہے۔

طہر کی مدت: طہر کی کم سے کم مدت پندرہ دن، پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) اور زیادہ کی کوئی حد نہیں، جتنا عرصہ حیض ونفاس کا خون نہ آئے وہ پورا عرصہ طہر (پاکی) کا زمانہ شمار ہوگا۔[1]

طہر صحیح: حیض کے دوخونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو اور پاکی کے ان دنوں کے شروع درمیان اور آخر میں استحاضہ کا خون نہ ہوتو پاکی کا ایسا زمانہ طہر صحیح کہلاتا ہے، اس کو حقیقی پاکی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں، مسلسل ایک ہی خون شمار نہیں ہوتا، اور اس سے عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) بھی بن جاتی ہے۔

طہر فاسد (تام): حیض کے دوخونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ر گھنٹے) یا اس سے زیادہ ہو؛ لیکن پاکی کے ان دنوں کے شروع، درمیان یا آخر میں استحاضہ کا خون بھی ہو یا اس طہر سے پہلے اور بعد میں آنے والے دونوں خون یا دونوں میں سے کوئی ایک خون دم صحیح نہ ہوتو پاکی کا ایسا زمانہ طہر فاسد (تام) کہلاتا ہے، اس کو حکمی پاکی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار ہوتے ہیں؛ لیکن اس کی وجہ سے

---

(۱) لہذا حیض کے بعد فوراً حیض کا خون نہیں آسکتا تا آں کہ ۱۵ر دن طہر کے نہ گذر جائیں۔

عورت طہر کے اعتبار سے معتادہ (عادت والی) نہیں بنتی، یعنی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار نہیں بن سکتا۔

طہر فاسد (ناقص): حیض کے دو خونوں یا حیض اور نفاس کے خونوں کے درمیان اگر پاکی کی مدت پندرہ دن پندرہ رات (یعنی ۳۶۰ گھنٹے) سے کم ہو تو وہ **طہر متخلل** کہلاتا ہے، اس کو طہر فاسد ناقص بھی کہتے ہیں۔ (۱)

مثلاً ایک خاتون کو چار دن خون آیا، پھر تیرہ دن تک خون نہیں آیا، پھر پانچ دن خون آیا تو ایسی صورت میں شروع سے اخیر تک مسلسل بائیس (۲۲) دن خون جاری رہنے کے حکم میں ہوں گے، لہذا اس صورت میں قاعدہ کی رو سے دیکھا جائے گا کہ کتنے دن حیض کے بنتے ہیں اور کتنے دن استحاضہ کے، اور اسی کے مطابق عمل ہوگا، جتنے دن حیض آنے کی عادت ہوا تنے دن تو حیض کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔ (۲)

فائدہ: اس طہر کی وجہ سے دونوں خون الگ الگ شمار نہیں ہوتے، بلکہ شروع سے اخیر تک ایک ہی خون کا مسلسل جاری رہنا سمجھا جاتا ہے، اور نہ ہی یہ طہر اگلی دفعہ کے لئے عادت اور معیار بنتا ہے۔

نوٹ: اس کو طہر مجازاً کہہ دیا جاتا ہے، ورنہ شرعی اعتبار سے یہ دم متوالی (یعنی مسلسل

---

(۱) طہر متخلل کے قاعدے کا مطلب فقط یہ ہے کہ اگر دوبارہ خون آ ہی گیا تو کل ایام کو خون شمار کر کے غور کریں گے کہ کتنے دن حیض کے اور کتنے دن طہر اور استحاضہ کے ہیں، لہذا حیض کے دنوں کی نماز اور روزے غیر معتبر ہوں گے، اور طہر اور استحاضہ کے دنوں کی نمازیں اور روزے معتبر ہوں گے۔

(۲) **''طہر متخلل''** کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہؒ سے ان کے پانچ شاگردوں نے پانچ روایتیں نقل کی ہیں، مفتیٰ بہ قول امام ابو یوسفؒ کا ہے، یہی تمام فتاویٰ اور مسائل کی کتابوں میں مذکور ہے۔ ''طہر متخلل'' کو سمجھنے میں دشواری اس لئے بھی پیش آتی ہے کہ اوپر ذکر کی گئی مبادیات واصطلاحات اور طہر کی قسموں کو اچھی طرح ذہن نشیں نہیں کیا جاتا ہے، اس لئے اوپر ذکر کی گئی مبادیات اور طہر کی قسموں کو اچھی طرح سمجھنا چاہئے۔

خون) کے حکم میں ہوتا ہے، بعض اوقات خون جاری ہوتے ہوئے بھی پاکی کا زمانہ ہوسکتا ہے جیسا کہ بعض اوقات بظاہر خون نہ آتے ہوئے بھی حیض کا زمانہ ہوسکتا ہے۔

حیض اور چند مثالیں:

☆ پاک عورت نے رات کو فرجِ داخل میں گدی رکھ لی تھی، جب صبح ہوئی تو اس پر خون کا دھبہ دیکھا تو جس وقت سے دھبہ دیکھا ہے اسی وقت سے حیض کا حکم لگا دیں گے۔

☆ دس دن، دس رات سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ ہے۔ (۱)

☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی، اب کی مرتبہ خون دس دن آیا تو یہ دس دن حیض کے شمار ہوں گے (ممکن ہے کہ عادت بدل گئی ہو)۔

☆ اگر کسی عورت کو پانچ دن حیض کی عادت تھی، اب کی مرتبہ بارہ دن حیض آیا تو پانچ دن حیض کے اس کی عادت کے مطابق شمار ہوں گے اور باقی سات دن استحاضہ کے۔

☆ اگر کسی عورت کی عادت مقرر نہ تھی، کبھی چار دن حیض آتا ہے اور کبھی پانچ دن، اب کی مرتبہ اس کو بارہ دن خون آیا تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حیض کے ہیں، باقی استحاضہ کے۔

☆ ایک عورت کی عادت تھی کہ اس کو پانچ دن خون آتا تھا، ایک مرتبہ اس کو چھ دن آیا یا سات دن آیا، یا سات دن کی عادت تھی تو آٹھ یا نو یا دس دن تک خون آگیا تو ایسی صورت میں عورت کی عادت بدلی ہے، یہ ایام حیض میں داخل ہے۔

☆ ایک عورت کو دو دن خون آکر بند ہوگیا، پھر چھٹے دن خون آیا، یعنی تین دن بیچ میں

---

(۱) عورت کی شرمگاہ سے آنے والا جو خون شرعاً حیض یا نفاس کا نہ ہو، بلکہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آئے تو وہ استحاضہ کہلاتا ہے۔ استحاضہ سے متعلق احکام، مثالیں اور مسائل تفصیل سے آگے آرہے ہیں۔

خون نہ آیا تو یہ دن بھی حیض میں ہی شمار ہوں گے، اس تین دن کی درمیانی پاکی یعنی خون نہ آنے کا کوئی اعتبار نہیں، جو پاکی دس دنوں کے اندر دو خونوں کے درمیان ہوتی ہے وہ حیض میں شمار ہوتی ہے، ایسا طہر متخلل بین الدمین سب حیض میں ہی داخل ہے، خواہ وہ عورت عادت والی ہو یا غیر عادت والی ہو۔

☆ اگر کسی کو تین دن رات خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن رات خون آیا تو تین دن پہلے کے اور تین دن جو پندرہ دن کے بعد ہیں حیض کے ہیں، اور درمیان میں پندرہ دن پاکی کا زمانہ ہے۔

☆ کسی عورت کی عادت پانچ تاریخ کو خون آنے کی تھی، تاریخ سے ایک دن پہلے خون آکر بند ہو گیا، پھر دس دن تک نہ آیا، پھر گیارہویں دن آ گیا، خون نہ آنے کے یہ جو دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے مطابق دنوں کے برابر حیض قرار دے، باقی استحاضہ۔

☆ کسی کو سات دن کی عادت تھی، اس ماہ صرف تین دن رات خون آکر بند ہو گیا، تین دن، تین رات کے بعد سفید رطوبت آتی رہی تو اس کے لئے یہی تین دن تین رات حیض کے ہیں اور عادت بدل گئی؛ کیوں کہ سفید رطوبت یہ حیض کے رنگوں میں سے نہیں ہے، یہ استحاضہ یا لیکوریا ہوسکتا ہے۔ (جس کے مسائل آگے آرہے ہیں)

☆ اگر کسی کی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک کی ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا، چوں کہ عادت کے ایام میں تین تاریخ سے پانچ تک تین دن ہوتے ہیں، لہذا یہ حیض ہے، باقی استحاضہ ہے اور عادت بدل گئی۔

☆ گیارہ دن خون آیا، پھر پندرہ دن طہر (پاکی) کے گذرے اور بعد میں خون جاری ہو گیا، بس شروع کے دس دن حیض اور باقی طہر (پاکی کے) ہیں۔

☆ اگر کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا، پھر بیس دن طہر (پاکی) کے گذرے، اس کے

بعد پھر خون جاری ہو گیا تو دس دن حیض کے ہوں گے اور طہر ۲۱ ردن ہوگا۔

☆ ایک عورت ایسی ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے اور کبھی سات دن، اسی طرح بدلتا رہتا ہے، کبھی پورے دس دن بھی آجاتا ہے، تو یہ سب حیض ہے، البتہ اگر ایسی عورت کو کبھی دس دن سے زیادہ خون آجائے تو اس سے پہلے مہینہ میں جتنے ایام حیض کے تھے بس وہی ایام حیض کے اور باقی سب استحاضہ کے ہوں گے۔

☆ اگر کوئی عورت پاکی کی حالت میں سوئی اور حائضہ ہو کر بیدار ہوئی تو جس وقت وہ بیدار ہوئی ہے اس وقت سے حیض کا حکم لگایا جائے گا، اس کے برعکس اگر حائضہ ہو کر سوئی اور پاک ہو کر بیدار ہوئی اس طرح کہ کر سف رکھ کر سوئی تھی اور جب بیدار ہوئی تو اس پر خون نظر نہ آیا تو اس صورت میں اس کے سونے کے وقت سے حیض کے بند ہونے کا حکم لگایا جائے گا، یہی احتیاط کا تقاضا ہے، لہذا دونوں صورتوں میں اگر وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھی ہے تو نماز قضا کرے گی۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) حیض کی شرعی تعریف کریں؟ (۲) اور حیض کے نام بتلائیں؟

(۳) حیض کا سبب اور حکمت بتائیں؟

(۴) حیض کا رکن اور نام بتائیں؟

(۵) حیض کے رنگوں کے نام بتائیں؟

(۶) حیض کے شرائط ذکر کریں؟

(۷) حیض کے آنے کی عمر بتائیں؟

(۸) حیض کے ختم ہونے کی عمر بتائیں؟

(۹) حیض کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(۱۰) کیا حیض کے بعد فوراً حیض کا خون آسکتا ہے؟

(۱۱) دو حیض کے درمیان کی مدت ذکر کریں؟

(۱۲) کیا حیض کے خون کا مسلسل جاری رہنا ضروری ہے؟

(۱۳) حقیقی اور حکمی حیض کی تعریف کریں؟

(۱۴) مبتداہ،معتادہ اور ناسیہ کی تعریف کریں؟

(۱۵) دم صحیح اور دم فاسد کی تعریف کریں؟

(۱۶) عادت کسے کہتے ہیں؟

(۱۷) طہر کی تعریف کریں؟

(۱۸) طہر کی مدت بتائیں؟

(۱۹) طہر کی قسموں کی مکمل وضاحت کریں؟

(۲۰) طہر مجاز کسے کہتے ہیں؟

(۲۱) طہر فاسد ناقص (طہر متخلل) کی تعریف مع مثال لکھیں؟

(۲۲) کسی عورت کو خون دس دن دس رات سے بڑھ جائے تو کتنے دن حیض اور کتنے دن استحاضہ کے ہوں گے؟

(۲۳) کسی عورت کو پانچ دن کی عادت تھی، اس بار سات دن خون آیا، تو کتنے دن حیض اور کتنے دن استحاضہ کے ہوں گے؟

(۲۴) کسی عورت کو تین دن خون آیا، پھر تین دن نہیں آیا، پھر دو دن خون آیا تو کیا حکم ہے؟

(۲۵) کسی عورت کو عادت کے مطابق پانچ دن خون آیا، پھر بارہ دن پاکی رہی، پھر چار دن خون آیا تو کیا حکم ہے؟

(۲۶) کسی عورت کو تین دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر تین دن خون آیا تو کتنے دن حیض کے ہوں گے؟

(۲۷) کسی عورت کی عادت مقرر نہ تھی، کبھی چار دن، کبھی سات دن خون آتا ہے تو کتنے دن حیض اور کتنے دن استحاضہ کے ہوں گے؟

(۲۸) کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا، پھر سولہ دن پاکی رہی، پھر سات دن خون آیا پھر پندرہ دن پاکی رہی تو کتنے دن حیض کے اور کتنے دن استحاضہ کے شمار ہوں گے؟

⊙ ⊙ ⊙

(۲) نفاس۔اصولی باتیں

نفاس کی تعریف: نفاس وہ خون کہلاتا ہے جو پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سے جاری ہوکر فرج (یعنی شرمگاہ) کے راستے باہر نکلے۔

نفاس کی مدت: نفاس کی کم از کم مدت متعین نہیں ہے، ایک لمحہ بھی ہوسکتا ہے اور اس سے زیادہ بھی، اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن چالیس راتیں (یعنی پورے ۹۶۰ گھنٹے) ہیں۔

تنبیہ: نفاس کا خون بھی حیض کے خون کی طرح مسلسل جاری رہنا شرط نہیں ہے، حقیقت میں خون آرہا ہو تو نفاس حقیقی، حقیقت میں خون نہ آرہا ہو تو نفاس حکمی کہا جاتا ہے۔

نفاس کا رکن: نفاس کا رکن بھی وہی ہے جو حیض کا رکن ہے، یعنی بچہ کی ولادت کے بعد خون کا فرجِ داخل سے فرجِ خارج کی طرف ظاہر ہوجانا۔

نفاس کے رنگ: حیض کے رنگ کی طرح نفاس کے رنگ کا سرخ ہونا ضروری نہیں، بلکہ سرخ، سیاہ، رزد، خاکی، گدلا (میلا، غیر صاف)، سبز، ان میں سے ہر قسم کے رنگ کا نفاس آسکتا ہے۔

نفاس کے شرائط: بچہ کی ولادت کے بعد کسی خاتون کو فرج کے راستے آنے والے خون کے نفاس بننے کی چند شرطیں ہیں:

(۱) پورا یا اکثر بچہ پیدا ہونے کے بعد خون آئے، لہذا اکثر بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آئے تو وہ استحاضہ ہے۔

(۲) بچہ کے سب اعضاء یا بعض اعضاء ظاہر ہوچکے ہوں، لہذا اگر کسی کا حمل ساقط

ہوگیا ہو جب کہ اس کا ایک عضو بھی ظاہر نہ ہوا ہو تب خون آرہا ہو تو یہ استحاضہ ہے نفاس نہیں ہے۔

(۳) فرج کے راستے سے خون آئے، لہذا اگر کسی خاتون کو آپریشن سے بچہ پیدا ہو تو پیٹ سے نکلنے والا خون نفاس نہ ہوگا (زخم کے حکم میں ہوگا)، جب تک کہ فرج سے نہ آیا ہو۔

(۴) فرجِ داخل سے فرجِ خارج میں ظاہر ہو چکا ہو، اس سے قبل نفاس نہ ہوگا۔

(۵) چالیس دن سے زائد نہ آتا ہو، ورنہ وہ استحاضہ ہوگا۔

(۶) اس بچہ کی ولادت سے چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ اس خاتون کے ہاں پیدا نہ ہو چکا ہو، لہذا اگر کسی خاتون کے ہاں چھ ماہ سے کم مدت پہلے کوئی بچہ پیدا ہو چکا ہے تو اس دوسرے بچہ کی ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس شمار نہ ہوگا۔

نوٹ: مستبین الخلقۃ [1] والا حمل ساقط ہوا ہے تو اس کے بعد والا خون نفاس ہوگا، غیر مستبین الخلقۃ والا حمل ساقط ہوا ہے تو اس کے بعد والا خون نفاس نہ ہوگا۔

پھر یہ خون ماہواری ہے یا استحاضہ؟ تو دیکھا جائے گا کہ: (۱) اگر یہ خون پاکی کے پندرہ دن گزرنے کے بعد آیا ہے اور تین دن سے زائد اور دس دن سے کم ہے تو حیض ہے۔ (۲) اگر پہلے خون اور اس خون کے درمیان پاکی کے پندرہ دن نہیں گزرے، یا تین دن سے کم آیا تو استحاضہ ہوگا۔ (۳) اور اگر پاکی کے پندرہ دن کے بعد آیا اور دس دن سے زیادہ ہوگیا تو اس کی عادت کے دنوں میں (یعنی اس بیماری سے پہلے جو اس کے ماہواری کے ایام تھے) حیض کا خون شمار ہوگا اور اس کے بعد استحاضہ (بیماری) کا خون شمار ہوگا، اور جب تک

---

(۱) یعنی وہ حمل جس کے تمام اعضاء یا بعض اعضاء بن چکے ہوں، اور یہ عامۃ ۴/ماہ یعنی ۱۲۰/دن میں ہوتا ہے، اس سے پہلے غیر مستبین الخلقہ کہلائے گا۔

اسی طرح خون جاری رہے عورت کی ماہواری کی ترتیب یہی رہے گی۔ (۱)

اگر مشتبہ الخلقۃ ہو (اعضاء کے بننے نہ بننے کا علم نہ ہو سکے) تو اگر ۱۲۰ دن کے بعد اسقاط ہوا ہو تو آنے والا خون نفاس ہوگا ورنہ استحاضہ یا حیض ہوگا۔

نفاس اور چند مثالیں:

۞ کسی عورت کو چالیس دن رات سے زیادہ خون آیا، یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے، باقی استحاضہ ہے۔

۞ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے، اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

۞ کسی عورت کی عادت تیس دن خون آنے کی تھی، اب کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد ۳۵ دن کے بعد خون بند ہوا تو نفاس ۳۵ دن کا ہوگا، اور عادت بدل گئی۔

۞ کسی عورت کو خون آنے کی عادت تیس دن کی تھی، اس بار ۴۵ دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

۞ کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد تیس دن تک خون آیا، اب (دوسرا بچہ پیدا ہونے کے بعد) بیس دن بعد خون بند ہو گیا تو نفاس بیس دن ہوگا۔

۞ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آئے تب بھی جننے کے بعد نہانا واجب ہے۔

۞ چالیس دن نفاس کا خون آکر بند ہو جائے اور پندرہ دن سے کم بند رہ کر دوبارہ خون آنے لگے تو یہ دوسرا خون استحاضہ ہے، اس لئے کہ نفاس بند ہونے کے بعد حیض آنے

---

(۱) مستفاد از: بنوری ٹاؤن کراچی

کے لئے درمیان میں کم از کم پندرہ دن کی مدت ضروری ہے۔

نوٹ: نفاس اور حیض کے درمیان بھی ۱۵ دن کی مدت پاکی کی رہنا ضروری ہے، ورنہ وہ حیض نہیں ہوسکتا۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) نفاس کی تعریف کریں؟

(۲) نفاس کی مدت کتنی ہوتی ہے؟

(۳) نفاس حقیقی اور نفاس حکمی کی تعریف کریں؟

(۴) کیا نفاس کے خون کا مسلسل جاری ہونا ضروری ہے؟

(۵) نفاس کا رکن بتائیں؟

(۶) نفاس کے رنگوں کے نام بتائیں؟

(۷) نفاس کے شرائط ذکر کریں؟

(۸) حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون کیا نفاس کہلائے گا؟

(۹) آپریشن سے بچہ پیدا ہو تو آنے والے خون کا کیا حکم ہے؟

(۱۰) تین مہینے بعد حمل ساقط ہو جائے تو آنے والے خون کا کیا حکم ہے؟

(۱۱) بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون نہ آئے تو کیا غسل واجب ہوگا؟

(۱۲) چالیس دن خون آکر بند ہو جائے، پھر بارہ دن کے بعد خون جاری ہو جائے تو یہ کون سا خون ہوگا؟ حیض؟ نفاس؟ یا استحاضہ؟ اور کیوں؟

(۱۳) ولادت کے بعد دس دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاکی رہی، پھر پانچ دن خون آیا تو کتنے دن نفاس کے شمار ہوں گے؟

(۱۴) کسی عورت کو عادت تیس دن خون آنے کی تھی، اس بار ۳۵/دن خون آیا، تو یہ پانچ دن نفاس کے ہیں یا استحاضہ کے؟

(۱۵) کسی عورت کی عادت تیس دن خون آنے کی تھی، اس بار ۴۵/دن خون آیا، تو یہ پندرہ دن نفاس کے ہوں گے یا استحاضہ کے؟

⊙ ⊙ ⊙

(۳) استحاضہ۔اصولی باتیں

استحاضہ کی تعریف: عورت کی شرمگاہ سے آنے والا جو خون شرعاً حیض یا نفاس کا نہ ہو، بلکہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آئے تو وہ استحاضہ کہلاتا ہے، استحاضہ کے خون کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس میں حیض کے خون کی طرح بدبو نہیں ہوتی۔ (۱)

استحاضہ کی صورتیں:

(۱) نو سال سے کم عمر بچی کو جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔

(۲) حمل کی حالت میں آنے والا خون بھی استحاضہ ہے۔

(۳) عورت کے رحم میں اگر کوئی بیماری ہو یا زخم وغیرہ کی وجہ سے خون آئے تو وہ خون بھی استحاضہ کا خون کہلائے گا۔

(۴) تین دن سے کم خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔

(۵) حیض میں دس دن، دس رات سے زیادہ جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔

(۶) پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو اگر خون آئے تو وہ بھی استحاضہ ہے، الا یہ کہ بہت سرخ، سیاہ رنگ کا خون ہو، یا اس جیسے رنگ کا خون پہلے بھی آچکا ہو۔

(۷) نفاس کا خون چالیس دن، چالیس رات (یعنی ۹۶۰ گھنٹوں) سے بڑھ جائے تو وہ بھی استحاضہ ہے۔

---

(۱) عامۃً یہ بیماری خواتین میں بڑھتی جارہی ہے، اس کے اسباب میں سے عام طور پر معدہ کی خرابی، مسلسل گرم غذاؤں کا کھانا، مانع حمل یا مانع حیض دواؤں کا استعمال، بروقت نہ سونا وغیرہ ہے، جس کا علاج کرانا ضروری ہوجاتا ہے، ورنہ یہ آگے چل کر بہت نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ (مستحاضہ: استحاضہ والی عورت کو کہتے ہیں)

استحاضہ اور چند مثالیں:

☆ کسی عورت کو دو دن خون آیا، پندرہ دن پاک رہی، پھر دو دن خون آ گیا، نہ پہلی مرتبہ حیض ہے نہ بعد، بلکہ یہ خون استحاضہ کا ہے۔

☆ اگر ابتداء ہی سے خون اس طرح جاری ہو گیا کہ دو خونوں کے درمیان پندرہ دن کا وقفہ نہیں رہتا تو اس کا حکم یہ ہے کہ شروع سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن استحاضہ۔

☆ اگر کسی کی عادت پہلی تاریخ سے پانچ تاریخ تک کی ہے، اب خلاف معمول تین تاریخ سے تیرہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا؛ چوں کہ عادت کے ایام میں تین تاریخ سے پانچ تاریخ تک تین دن ہوتے ہیں، لہذا یہ حیض ہے، باقی استحاضہ ہے اور عادت بدل جائے گی۔

☆ اگر کسی عورت کو گیارہ دن خون آیا، پھر بیس دن طہر (پاکی) کے گذرے، اس کے بعد پھر خون جاری ہو گیا تو دس دن حیض کے ہوں گے اور طہر اکیس دن ہوگا۔

☆ بچہ پیدا ہونے کے وقت بچہ نکلنے سے پہلے جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے، بلکہ جب تک بچہ آدھے سے زیادہ نہ نکل آئے تب تک جو خون آئے گا اس کو استحاضہ ہی کہیں گے۔ (۱)

⊙ ⊙ ⊙

(۱) حیض، نفاس اور استحاضہ کی تعریف، شرائط اور فرق کو اچھی طرح نہ سمجھنے سے مسائل میں اشتباہ اور دشواریاں پیش آتی ہیں، اس لئے ان کی تعریف اور شرائط کے ذریعہ سے فرق کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔

(۴) استحاضہ۔احکام ومسائل

استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے اور نہ روزہ، اور نہ ایسی عورت سے صحبت کرنا حرام ہے، اسی طرح مستحاضہ کے لیے قرآن پڑھنا، چھونا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جب کہ مسجد آلودہ ہونے سے مامون ہو سب جائز ہے۔

☆ اگر کسی عورت کو ایسا خون جاری ہو کہ اس کا وضو برقرار نہیں رہ سکتا ہے، یعنی اس کو پوری نماز کے وقت میں اتنا موقع نہ ملے کہ وہ اس وقت کی نماز فرض، واجب وغیرہ طہارت کے ساتھ پڑھ سکے تو وہ معذور سمجھی جائے گی، وہ وضو کر کے نماز ادا کرے، اگرچہ خون بہتا رہے، اور اگر مسلسل خون نہ بہتا ہو تو جب افاقہ ہو (یعنی خون رکا رہے) جلدی سے صفائی کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے۔(۱)

نوٹ: ایک وضو سے اس وقت جتنی نمازیں چاہے پڑھے، اس کا وضو نہیں جائے گا۔

☆ استحاضہ کی حالت میں ہر نماز نئے وضو سے ادا کی جائے، استحاضہ والی عورت اگر غسل کر کے ظہر کی نماز اخیر وقت میں اور وضو کر کے عصر کی اول وقت میں اور پھر غسل کر کے مغرب کی نماز اخیر وقت میں اور وضو کر کے عشاء کی نماز اول وقت میں پڑھے اور فجر بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے؛ کیوں کہ ہوسکتا ہے کہ اس کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے اور جلدی شفا مل جائے۔

☆ اگر کپڑا ایک درہم کی مقدار آلودہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اسے بدل کر نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) اس اعتبار سے مستحاضہ کی بھی دو قسمیں ہوئیں: (۱) مستحاضہ دائمہ (معذور) (۲) مستحاضہ عارضہ

(۲) مستحاضہ کو ہمیشہ اپنے جسم اور کپڑوں کی صفائی کے ساتھ نماز پڑھنے کی فکر کرتے رہنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ناپاکی کے ساتھ ہی نماز ادا کی جارہی ہو، نمازوں کے لیے علاحدہ کپڑے رکھ لینا ایسی خواتین کے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔

☆ اگر مستحاضہ نے فجر کے وقت وضو کیا، سورج نکلنے کے بعد وہ چاشت کی نماز وغیرہ پڑھنا چاہتی ہے تو نئے سرے سے وضو کر کے پڑھے؛ کیوں کہ سورج نکلنے کے ساتھ ہی فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

☆ سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہے؛ کیوں کہ کسی نماز کا وقت داخل ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ نماز کا وقت نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

☆ مستحاضہ نے وضو کیا، اس کے بعد اس کا خون رکا رہا اور اس دوران پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ گیا، پھر دوبارہ وضو کر لیا، اس کے بعد اس نماز کا وقت نکل گیا؛ لیکن ابھی تک خون جاری نہیں ہوا تو وضو نہ ٹوٹے گا، البتہ جب خون دوبارہ شروع ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

☆ اگر مستحاضہ نے وضو کیا اور پھر وضو توڑنے والی چیزیں مثلاً پیشاب، پاخانہ یا ہوا نکلی تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا، اب دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

☆ اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے، یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے، بیٹھ کر پڑھنے سے نہیں بہتا، تو بیٹھ کر نماز پڑھنا فرض ہے۔

☆ جب پورا وقت گذر جائے اور وہ چیز نہ پائی جائے جس کی وجہ سے اسے معذور کہا گیا تھا، مثلاً خون نہ آیا تو اب معذور نہ رہی۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) استحاضہ کی تعریف کریں؟

(۲) استحاضہ کی ۷ رصورتیں بتائیں؟

(۳) مستحاضہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) مبتدأہ مستحاضہ کی مثال دیں؟

(۵) معتادہ مستحاضہ کی مثال دیں؟

(۶) کسی عورت کو دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر دو دن خون آیا تو کتنے دن حیض کے ہوں گے؟

(۷) حمل کے زمانہ میں خون آئے تو کیا حکم ہے؟

(۸) دو دن خون آئے، پھر پندرہ دن پاکی رہے، پھر تین دن خون آئے تو کتنے دن حیض کے اور کتنے دن استحاضہ کے شمار ہوں گے؟

(۹) کسی خاتون کو ۷۰ رگھنٹے خون آئے تو کیا حکم ہے؟

(۱۰) کسی خاتون کو ۲۰۰ رگھنٹے خون آئے تو کیا حکم ہے؟

(۱۱) ولادت کے بعد ۹۰۰ رگھنٹے خون آئے تو نفاس ہے یا استحاضہ؟

(۱۲) حمل کے درد سے ولادت کے قریب جو خون آئے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۳) کیا استحاضہ میں نماز و روزہ معاف ہو جاتے ہیں؟

(۱۴) مستحاضہ نماز کیسے ادا کرے گی؟

(۱۵) مستحاضہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) ایک وضو سے مستحاضہ (معذور) کتنی نمازیں پڑھ سکتی ہے؟

(۱۷) کیا ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری ہے؟

(۱۸) مستحاضہ نے فجر کی نماز کے لیے وضو کیا، اس وضو سے کیا اشراق اور چاشت کی نماز پڑھ سکتی ہے؟

(۱۹) مستحاضہ نے عشاء کی نماز کے لیے وضو کیا، کیا اس سے تہجد کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

(۲۰) مستحاضہ نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا، کیا اس سے ظہر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

⊙ ⊙ ⊙

(۵) حیض ونفاس۔احکام ومسائل

حیض ونفاس سے کتنی چیزیں حرام ہوجاتی ہیں؟

حیض ونفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں:

(۱) نماز پڑھنا

(۲) روزہ رکھنا

(۳) مسجد میں داخل ہونا

(۴) قرآن پڑھنا

(۵) قرآن کو چھونا

(۶) طواف کرنا

(۷) جماع کرنا

(۸) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

نوٹ: جو احکام ومسائل حیض کے ہیں وہی نفاس کے ہیں کہ نمازیں معاف ہوجاتی ہیں اور روزوں کی قضاء لازم ہے۔[۱]

⊙ ⊙ ⊙

(۱) وہ احکام جو صرف حیض کے ساتھ خاص ہیں وہ پانچ ہیں: عدت گذارنا، استبراء، بالغ ہونے کا حکم، سنت وبدعت طلاق کے درمیان فصل اور کفارہ کے روزہ میں تسلسل کا منقطع نہ ہونا۔

نماز سے متعلق

(۱) حالت حیض میں نماز پڑھنا حرام ہے؛ کیوں کہ نماز معاف ہوجاتی ہے، ان کی قضاء بھی نہیں ہے۔

(۲) نماز کا آخر وقت ہوگیا ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی، اگر چہ اتنا تنگ وقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

(۳) فرض نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء نہ کرے۔

(۴) اگر نفل یا سنت نماز پڑھ رہی تھی، حیض آ گیا تو اس کی قضاء واجب ہے۔

(۵) حیض والی خاتون کو اگر تین دن سے کم خون آ کر بند ہوگیا تو نماز پڑھے، غسل کی ضرورت نہیں۔

(۶) کسی عورت کے عادت کے دن مقرر تھے، یعنی پانچ دن یا سات دن وغیرہ؛ لیکن ابھی پانچ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون بند ہوگیا، تو چاہیے کہ غسل کر کے نماز پڑھے، عادت کے دن کا انتظار نہ کرے، ہوسکتا ہے کہ عادت بدل گئی، عامۃ اس میں کوتاہی ہوجاتی ہے، احتیاط پر عمل کرتے ہوئے نماز پڑھ لینا چاہیے۔

☆ اگر تین دن خون آنے کی عادت ہے؛ لیکن کسی مہینہ میں ایسا ہوا کہ تین دن پورے ہوچکے اور ابھی خون بند نہیں ہوا تو ابھی غسل نہ کرے، نہ نماز پڑھے، اگر پورے دس دن رات پر یا اس سے کم میں خون بند ہوجائے تو ان سب دنوں کی نمازیں معاف ہیں؛ کیوں کہ عادت بدل گئی ہے اور سب دن حیض شمار ہوں گے، اور اگر گیارہویں دن بھی حیض آیا تو حیض فقط تین دن ہے اور

سات دن استحاضہ کے ہیں، گیارہویں دن غسل کرے اور سات دنوں کی نمازیں قضا کرے۔ (۱)

☆ ایک عورت کی عادت مقرر نہ تھی، بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات دن، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے (جب کہ رمضان ہو) مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے۔

☆ اگر سابقہ عادت ختم ہونے کے بعد غسل کیا، پھر اکثر مدت حیض یعنی دس دن کے اندر اندر دوبارہ حیض آ گیا تو یہ سب زمانہ حیض ہی کا شمار ہوگا اور اس دوران جو نمازیں پڑھی گئیں وہ معتبر نہ ہوں گی اور نہ ان کی قضاء لازم ہوگی۔

(۷) اگر پورے دس دن رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت رہ گیا کہ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی اور غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں تو بھی نماز واجب ہوگئی، اس کی قضا پڑھنی پڑے گی۔

(۸) اگر کسی عورت کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو غسل کرنا واجب نہیں، وضو کر کے نماز پڑھے؛ لیکن نماز کے مستحب وقت کے آخر کا انتظار کرنا واجب ہے کہ شاید دوبارہ خون آ جائے۔

☆ ایک عورت کو پانچ دن خون آنے کی عادت تھی، اس مرتبہ اس کو چوتھے دن خون منقطع ہو گیا، تو اس عورت کو غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے جب تک نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔

---

(۱) خلاصہ یہ ہے کہ اگر عادت سے پہلے تین دن کے بعد خون رک گیا تو غسل کر کے احتیاطاً نماز پڑھنا شروع کریں، اور اگر عادت سے خون بڑھ جائے تو ابھی نماز وغیرہ نہ پڑھے دس دن تک انتظار کرے، اگر دس دن کے اندر بند ہو جائے تو نمازیں معاف، یہ حیض ہوگا، عادت بدل گئی، اور اگر دس دن کے بعد بھی خون آنے لگے تو عادت سے آگے ایام کی قضا کرے، یہ استحاضہ ہے، عادت نہیں بدلی۔

(۹) حیض والی عورت کے لئے مستحب ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتو وضو کرے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ میں اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہے، اتنی دیر سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ، درود پاک اور استغفار پڑھتی رہے تا کہ عادت قائم رہے۔(۱)

(۱۰) جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا اور دس دن سے کم میں وہ پاک ہوجائے، یا عادت والی عورت عادت سے کم دنوں میں پاک ہوجائے تو غسل اور وضو میں مستحب وقت تک تاخیر کر کے نماز ادا کرے۔

(۱۱) اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کر لے تو نہانے کے بعد ذرا سا وقت بچے گا جس میں صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، ایسی صورت میں اس وقت کی نماز واجب ہوجائے گی، اور اگر نہ پڑھی تو بعد میں قضا کرنی پڑے گی، اور اگر اس سے بھی کم وقت ہوتو معاف ہے، اس کی قضا کرنا واجب نہیں۔

(۱۲) اگر غسل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہنے اور نیت کا وقت ہوتو نیت باندھ کر نماز شروع کر دیں، اگر چہ نیت کے بعد نماز کا وقت نکل بھی جائے تو بھی نماز پوری کرے، ایسی صورت میں نماز قضاء نہیں کرنی پڑے گی؛ لیکن صبح کے وقت (فجر) میں نیت باندھنے کے بعد سورج نکل آئے تو نماز ٹوٹ گئی، پھر سے قضاء کرے۔

---

(۱) حالت حیض کا زمانہ بڑی خواتین کے لیے کچھ راحت حاصل کرنے کا زمانہ ہوتا ہے، فرائض ہونے کی وجہ سے اور امور خانہ داری میں تھک جاتی ہیں، مزید برآں شوہر کے حقوق بھی، حضرت حسن بصریؒ مستحب طور پر یہ فرماتے ہیں کہ اوقات نماز میں حائضہ خواتین اپنے مصلے پر بیٹھ کر کچھ اللہ اللہ کریں تا کہ نمازوں کی عادت باقی رہے، از روئے تربیت یہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے، بڑی چھوٹی خواتین ایام کبھی کبھار ہی سہی کچھ نہ کچھ ذکر، دعا، درود وغیرہ کا اہتمام کرنا چاہیے، دس دس دن تک، چالیس چالیس دن تک، اس طرح دوری بھلا کوئی ایمان والا کیسے گوارا کرسکتا ہے۔ (المجموع شرح المہذب: ۳۳۱/۲)

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) حیض ونفاس سے کتنی چیزیں حرام ہوجاتی ہیں؟

(۲) حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۳) اس حالت کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کب کریں؟

(۴) نماز کی حالت میں حیض آجائے تو کون سی نماز قضا کرے اور کون سی معاف ہے؟

(۵) ان ایام میں نمازوں کے وقت یہ خاتون کیا کرے؟

(۶) معتادہ کا خون عادت سے زائد ہوگیا تو نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(۷) معتادہ کا خون عادت سے کم پر رُک گیا تو نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(۸) کسی کی عادت مقرر نہ ہو بدلتی رہتی ہو تو ایسی عورت کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

(۹) نماز کا وقت دو منٹ باقی تھا کہ عورت کو حیض آ گیا تو نماز واجب ہوئی یا نہیں؟

(۱۰) نماز کا وقت دو منٹ باقی تھا کہ عورت پاک ہوگئی،تو نماز واجب ہوئی یا نہیں؟

⊙ ⊙ ⊙

غسل وجماع سے متعلق

(۱) حالت حیض میں جماع کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، عورت کو چاہیے کہ صحبت سے انکار کرے، اگر زوجین کی رضامندی سے اس گناہ کا ارتکاب ہوا ہے تو دونوں گناہ گار ہوں گے، دونوں استغفار کریں، اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد کچھ صدقہ کریں، استطاعت ہو تو ایک دینار (4.374 گرام سونے کا سکہ) یا آدھا دینار یا اس کی قیمت صدقہ کریں، تاہم اس صحبت سے حمل ٹھہر جائے تو بچہ کا نسب باپ سے ثابت ہو جائے گا، بچہ حرامی نہ ہوگا۔ (۱)

(۲) حلال سمجھ کر صحبت کرنا کفر ہے۔

(۳) اگر ساتھ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا مرد کو یا عورت کو احتمال ہو تو ساتھ سونا منع اور گناہ ہے۔

(۴) حیض میں شوہر کے ساتھ کھانا پینا، لیٹنا، پیار کرنا وغیرہ سب درست ہے؛ لیکن ناف سے گھٹنے تک کے بدن سے لذت حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔

(۵) ماہواری کے ایام میں بیوی کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصہ سے بغیر حائل کے نفع اٹھانا شوہر کے لیے شرعاً ممنوع قرار دیا گیا ہے، البتہ اس حصہ کے علاوہ باقی تمام بدن سے فائدہ اٹھانے کی شرعاً اجازت ہے، البتہ اگر ناف سے گھٹنوں کے درمیان اتنا موٹا کپڑا ہو جس سے دونوں کو ایک دوسرے کے جسم کی حرارت محسوس نہ ہو تو شرمگاہ میں دخول کئے بغیر تسکین حاصل کرنے کی اجازت ہوگی؛ لیکن جس شخص کو اپنے اوپر کنٹرول نہ ہو اسے

---

(۱) طبی اعتبار سے بھی حالت حیض میں صحبت کرنے سے بہت سی بیماریوں کے آنے کا خدشہ رہتا ہے، مثلاً نامردی، خارش، جریان، کوڑھ، عورت کو ہمیشہ خون کا جاری ہونا، بچہ کو کوڑھ کا مرض، بچہ دانی باہر لٹک جاتی ہے وغیرہ۔ (حکیم محمود چغتائی)

اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔[۱]

(۶) حیض ونفاس کی حالت میں عورت کے ناف سے گھٹنے تک کے حصہ کو برہنہ دیکھنا شوہر کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۷) عورت کے ماہواری ختم ہونے کے اور غسل سے پہلے بیوی سے صحبت کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ: ۱) اگر حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن میں ختم ہوا ہے تو خون منقطع ہوتے ہی غسل سے قبل عورت سے مجامعت درست ہے، اگرچہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہمبستری کرلے۔ ۲) اگر دس دن سے پہلے ماہواری ختم ہوگئی، مثلاً چھ سات روز میں، اور عورت کی عادت بھی چھ، سات روز کی تھی تو خون کے موقوف ہوتے ہی ہمبستری درست نہیں، بلکہ حیض ختم ہونے کے بعد جب عورت غسل کرلے یا ایک نماز کا وقت گزر جائے اس کے بعد مجامعت درست ہوگی۔ ۳) اور اگر عادت کے ایام سے پہلے ہی خون بند ہوگیا ہو اس صورت میں عادت کے ایام مکمل ہونے سے پہلے صحبت جائز نہیں، ممکن ہے کہ وقتی طور پر خون بند ہوا ہو اور دوبارہ لوٹ کر آجائے۔

(۸) اگر ایام عادت سے کم میں خون بند ہوجائے اور عورت غسل کرلے تو فقہاء نے لکھا ہے کہ زمانۂ عادت پورا ہونے تک احتیاط کے پہلو پر عمل کرے، یعنی نماز ادا کرے، روزہ رکھے؛ لیکن میاں بیوی کے تعلق سے اجتناب برتے، جب ایام عادت پورے ہوجائیں تو اب میاں بیوی کے تعلق میں کوئی کراہت نہیں۔

(۹) اگر ایام عادت سے بڑھ جائیں؛ لیکن ابھی دس دن نہ پورے ہوئے ہوں تو یہ زیادہ ایام بھی حیض ہی کے ہیں، اگر خون آتے ہوئے عورت غسل کرلے، پھر بھی اس حالت میں اس سے تعلق قائم کرنا درست نہیں۔

---

(۱) مستفاد از: شامی، بنوریہ ٹاؤن

(۱۰) خون عادت پر بند ہوجائے، پھر دس دن کے اندر دوبارہ آجائے تو وہ بھی حیض ہے، دوبارہ غسل کرے گی۔

(۱۱) نفاس کے ایام اگر ختم ہوجائیں، چاہے ۱۵/دن میں ہوں تو اب بیوی سے صحبت کرنا درست ہے، اس کے لیے چالیس دن گزرنا ضروری نہیں ہے، البتہ اگر آپریشن کی وجہ سے زخم تازہ ہے یا ابھی کمزوری باقی ہے تو اس حوالہ سے صحبت سے دوری اختیار کی جائے تو درست ہے؛ لیکن ۴۰/دن کے اندر صحبت کرنے کو ناجائز سمجھنا یہ غلط ہے؛ کیوں کہ نفاس کا خون ۴۰/دن سے پہلے بھی ختم ہوسکتا ہے۔

نوٹ: عورت کے لیے اپنے شوہر سے حیض کو چھپانا جائز نہیں ہے، تاکہ وہ عدم علم کی بنیاد پر ان دنوں میں اس سے جماع نہ کرلے، اور نہ اس کے لیے یہ درست ہے کہ حیض نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے کو حائضہ ظاہر کرے، تاکہ وہ شوہر کو جماع کرنے سے روکے۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) حیض کے زمانہ میں صحبت کرنا کیسا ہے؟ عورت کو کیا کرنا چاہیے؟

(۲) حالت حیض میں شوہر بیوی کے کتنے حصہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

(۳) تین دن کی معتادہ کو چوتھے دن خون آیا تو غسل اور جماع کا کیا حکم ہے؟

(۴) ایام عادت سے کم میں خون بند ہوتو کیا حکم ہے؟

(۵) ایام عادت سے خون بڑھ جائے تو غسل ونماز کا کیا حکم ہے؟

(۶) عورت کی ماہواری ختم ہونے کے بعد غسل سے پہلے صحبت کی کیا تفصیل ہے؟

(۷) نفاس کے ایام ختم ہونے کے بعد شوہر بیوی سے صحبت کب کرسکتا ہے؟ چالیس دن کے بعد؟ یا پہلے؟

روزہ اور اعتکاف سے متعلق

(۱) حیض کی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۲) حیض کی حالت میں جو روزے چھوٹ گئے ان کی دوسرے دنوں میں قضا کرنا فرض ہے، آئندہ رمضان آنے سے پہلے اپنے ذمہ فرض روزوں کی قضا کر لینی چاہئے۔[۱]

(۳) اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور رات کا اتنا وقت باقی نہیں کہ اللہ اکبر کہہ لے، تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے۔

(۴) کسی کی عادت چار دن تھی اور چار دن بعد خون بند ہو گیا تو وہ نماز بھی پڑھے گی اور روزہ بھی رکھے گی، اسی طرح اگر عادت چار دن سے زیادہ کی تھی؛ لیکن چوتھے دن خون بند ہو گیا تو احتیاطاً ایسی عورت کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزہ بھی رکھے، اگر خون لوٹ آئے تو یہ دن حیض کے شمار ہوں گے اور اس دن رکھے گئے روزہ کی قضا لازم ہوگی، اور اگر خون واپس نہ آیا تو وہ پاک شمار ہوگی اور روزہ کی قضا بھی نہیں کرنی ہوگی۔

(۵) اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہا لے تو بہتر ہے، ورنہ بغیر نہائے

---

(۱) ہمیں معلوم ہے کہ زندگی کا ہر دن ذمہ داریاں بڑھا رہا ہے اور کمزوری کا بھی بچوں میں اضافہ ہوگا، پھر ان مسائل میں بھی، دینی بہنوں کو چاہیے کہ آئندہ سال کے رمضان سے پہلے حضرت عائشہؓ کی طرح قضا کر لیں تو بہتر ہوگا، سردی کے چھوٹے دن اس کے لیے بہتر ثابت ہوں گے، بڑھاپے میں شگر، بی پی کی معذوریوں کے ساتھ کیسے کر سکیں گے؟ کتنی اولاد دنیا میں ایسی ہے جو مرحوم والدین کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ لاکھوں روپے کی مقدار میں ادا کر پاتی ہیں، میراث میں حقیقی وارثوں کو نہیں دیتے، چھوٹی ہوئی جائیداد کی زکوٰۃ کی فکر نہیں کرتے، وہ بغیر وصیت کے ہماری نمازوں اور روزوں کا فدیہ کیسے ادا کریں گے؟

روزہ کی نیت کرلے،صبح صادق ہونے پر نہالے۔

(۶) اگر دن کے کسی حصہ میں پاک ہوئی تو روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی ایسی چیز نہیں کرسکتی جو روزہ کے خلاف ہو،یعنی روزہ کی حالت کے مطابق رہے(بھوکا پیاسا رہنا رمضان المبارک کے احترام اور روزہ داروں کی مشابہت کی وجہ سے ہے)لیکن یہ دن روزہ میں شمار نہ ہوگا۔

(۷) مغرب سے تھوڑی دیر پہلے بھی حیض آ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا،قضا واجب ہوگی۔

(۸) اگر نفلی روزہ میں حیض آجائے تو اس کی بھی قضا کرے۔

نوٹ: بہت سی عورتیں اس غلط فہمی کا شکار ہوتی ہیں کہ اگر روزہ کی حالت میں کسی دن ان کو حیض آ گیا تو روزہ افطار نہیں کرسکتی،اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ دن کے کسی بھی حصہ میں اگر اس کو حیض آ گیا تو روزہ افطار کرسکتی ہے اور اس کو اس دن کے روزے کی قضا کرنی پڑے گی۔

(۹) حالت حیض میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

(۱۰) اگر پاکی میں مسنون اعتکاف شروع کیا اور درمیان میں حیض آ گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا،ایسی حالت میں عورت اعتکاف چھوڑ دے اور بعد میں روزہ کے ساتھ ایک دن کے اعتکاف کی قضا کرے،سال کے جن دنوں میں روزے رکھنا منع ہے اس کے علاوہ کسی دن مغرب سے دوسرے دن کے غروب آفتاب تک ایک دن رات کے اعتکاف کی قضا کرنی ہوگی۔

(۱۱) مستحاضہ کے لئے اعتکاف کرنا درست ہے۔

(۱۲)اگر ایام میں کوئی روزہ سے متعلق پوچھے کہ کیا آپ روزہ ہیں؟ تو مکمل جھوٹ یا صحیح بولنے کے بجائے یوں کہا جاسکتا ہے کہ میں نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی،وغیرہ۔

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) حیض کی حالت میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟

(۲) روزوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

(۳) چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کب کر لینی چاہیے؟

(۴) روزہ دار خاتون مغرب سے کچھ دیر قبل حائضہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

(۵) نفلی روزہ میں خون آ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۶) حالت حیض میں گھر میں اعتکاف کرنا کیسا ہے؟

(۷) پانچ دن کی معتادہ کا خون اگر چار دن میں رک جائے تو روزوں کا کیا حکم ہے؟

⊙ ⊙ ⊙

قرآن، ذکر، تفسیر اور دینی کتب سے متعلق

(۱) حائضہ عورت قرآن مجید نہ دیکھ کر پڑھ سکتی ہے نہ بنا دیکھے۔

(۲) حائضہ عورت قرآن کو چھو نہیں سکتی۔ (ہاتھ نہیں لگا سکتی)[۱] اور دیگر اعضاء یعنی چہرہ، منہ وغیرہ سے بھی نہیں چھو سکتی۔

(۳) جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۴) حالت حیض میں کرتے کے دامن، دوپٹے کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو ایسے کپڑے سے قرآن مجید چھونا حرام ہے۔

(۵) اگر قرآن شریف ایسے غلاف میں ہو جو قرآن شریف سے جدا ہو، جیسے تھیلی یا رومال یا چمڑے یا ریگزین وغیرہ کا ایسا کور ہو جو قرآن شریف سے پیوست نہ ہو تو چھونا جائز ہے، اور جو پیوست ہو یا متصل ہو تو جائز نہیں۔

(۶) قرآن مجید کے ورق کے اطراف وہ جگہ جہاں قرآن مجید کے الفاظ لکھے ہوئے نہیں اس کو چھونا بھی جائز نہیں ہے۔

(۷) قرآن شریف کا لکھنا جائز نہیں، البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے؛ لیکن بہتر ہے کہ نہ لکھے۔

(۸) ایسی عبارت لکھنا جس کی بعض سطروں میں قرآن شریف کی آیت ہو مکروہ ہے، اگرچہ وہ اس کو پڑھے نہیں۔

---

(۱) چوں کہ یہ امر غیر اختیاری ہے، خدا کی طرف سے طے شدہ نظام ہے، لہذا فقہ مالکی میں اس عورت کو معذور قرار دے کر قرآن کے چھونے اور تلاوت کی اجازت دی گئی ہے۔ (فتح القدیر: ۱/۱۸۹)

(۹) مصحف کے علاوہ کسی بھی چیز کا پی، کتاب میں قرآنی آیات ہوں تو اس کے بیاض وجلد کتاب کو چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے، فقط قرآنی آیات کو چھونے کی ممانعت ہے، برخلاف مصحف کے، کہ اس کے بیاض وجلد کو چھونا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(۱۰) دستانے پہن کر قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے، اسی طرح اوڑھے ہوئے ڈوپٹہ سے پکڑنا بھی جائز نہیں؛ البتہ ڈوپٹہ کو سر سے نکال کر، دستانوں کو ہاتھوں سے نکال کر پھر اس سے قرآن کو پکڑنا جائز ہے۔

(۱۱) لاکٹ، فریم وغیرہ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہو، ان اشیاء کو حائضہ عورت کنارہ سے چھوسکتی ہے، البتہ لکھی ہوئی جگہ کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

(۱۲) حالت حیض میں قرآن کریم کو ٹائپ مشین (Type writer) پر ٹائپ کرنا، یا کمپیوٹر (Computer) میں کمپوز (Compose) کرنا مکروہ ہے؛ لہذا بہتر یہی ہے کہ پاکی کی حالت میں ٹائپ کرے۔

(۱۳) طالبات امتحانات میں قرآن کریم کی تشریح لکھ سکتی ہیں، مگر آیت نہیں، آیت کا حوالہ دے کر ترجمہ کرسکتی ہیں۔[۱]

(۱۴) قرآن کے ترجمہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) تحت اللفظ (لفظی) ترجمہ (۲) اور دوسرا مرادی ترجمہ (مفہوم) اگر بالکل تحت اللفظ ہو تو فقہاء کرام کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کے لفظی ترجمہ کے وہی آداب ہیں جو عربی الفاظ کے ہیں، لہذا عورت کو ایام حیض ونفاس میں نہ تو اس لفظی ترجمہ کے نسخے کو چھونا چاہیے اور نہ ہی اس کا تلفظ (زبان

---

(۱) امتحانی نظم کرنے والوں کو چاہیے کہ قرآنی آیات لکھنے کا مکلف ہی نہ بنائیں، اس کے بغیر دوسرے قسم کے سوالات ہوں، یا پھر ایسی لڑکیوں کے لیے کوئی معاون طے کرے جو ان کی طرف سے قرآنی آیات لکھ لیا کریں، اگر کوئی معاون بھی نہ ہو تو طالبات کو چاہیے کہ پوری آیت لکھنے کے بجائے آیت کا ابتدائی حصہ یا آیت نمبر لکھ کر تشریح کریں۔

سے ادا) کرنا چاہیے، البتہ تلفظ کئے بغیر صرف مطالعہ کرنے کی گنجائش ہے، اور اگر ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ مفہومی ترجمہ ہے تو پھر عورت کے لیے ان ایام میں بھی چھونا، تلفظ کر کے پڑھنا اور مطالعہ کرنا سب جائز ہے۔

(۱۵) حالت حیض میں معارف القرآن جیسی تفسیر کی کتابیں (جن میں تفسیر کا حصہ زیادہ ہے) چھونے کی گنجائش ہے؛ لیکن جہاں قرآنی آیات لکھی ہیں ان پر ہاتھ لگانے سے احتراز کیا جائے۔

(۱۶) حدیث وتفسیر کی کتابوں کی عربی عبارت (قرآنی آیات کے علاوہ بغیر ہاتھ لگائے) پڑھ سکتی ہیں۔

(۱۷) نورانی قاعدہ پڑھا سکتی ہیں اور پڑھ سکتی ہیں، بشرطیکہ قرآنی آیات پر ہاتھ نہ لگائیں، نیز اس کو (قرآنی آیات کو) تقطیع یا ہجے کر کے پڑھیں، پوری آیت ایک ساتھ نہ پڑھیں، بلکہ ایک ایک لفظ توڑ کر پڑھیں، اگر ضرورت ہو تو نصف آیت بھی پڑھنے کی گنجائش ہے۔

(۱۸) معلمہ حالت حیض یا نفاس میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھے۔[۱]

(۱۹) ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مثلاً: الحمد۔۔۔۔۔للہ۔۔۔رب۔۔۔ العالمین، البتہ معلمہ قرآن سن سکتی ہے، بچوں کے اسباق سننے کے لیے یا تو پنسل، قلم وغیرہ سے اوراق کو پلٹائے یا پڑھنے والی طالبات اس کو پلٹائے؛ لیکن براہ راست قرآن یا اس کے کور کو ہاتھ نہ لگائے۔

(۲۰) حفظ کو بھولنے کا اندیشہ ہو تو بغیر زبان ہلائے دل میں سوچتی رہے، زبان سے نہ پڑھے اور قرآن دیکھ سکتی ہے، کسی کپڑے وغیرہ سے صفحہ الٹ سکتی ہے، کسی کو پڑھتا ہوا سن

---

(۱) بعضے فقہاء نے آدھی آیت تک پڑھنے کی گنجائش دی ہے کہ آدھی آیت تلاوت کرنے والے کو قاری نہیں کہا جائے گا، لہذا قرآن کی تلاوت کر کے بے ادبی کرنے والی نہ ہوگی۔ (فتح القدیر: ۱/۱۷۱)

سکتی ہے،اسی طرح ریکارڈ،فون یا کیسیٹ میں قرآن لگا کر بھی سن سکتی ہے،اس طرح قرآن کی بے ادبی سے بھی بچ جائے گی اور قرآن کی حفاظت کی آسان عمدہ تدبیر اختیار کرنا بھی ہوجائے گا۔

(۲۱) حائضہ عورت دینی کتب یا اخبار وغیرہ چھو بھی سکتی ہے اور پڑھ بھی سکتی ہے،البتہ ان کو پڑھنے میں یہ احتیاط رکھنی چاہئے کہ اگر اس کتاب یا اخبار وغیرہ میں عین اس جگہ قرآن کی آیت یا ترجمہ لکھا ہو اس پر یا اس کی جگہ پر ہاتھ یا انگلی وغیرہ نہیں لگنی چاہئے،باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔

(۲۲) ایسی دعائیں جو قرآن شریف میں آتی ہیں دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، تلاوت کی نیت سے نہیں، جب کہ اس میں دعا کا معنی ہو،مثلاً الحمد شریف کی پوری سورت بہ نیت دعا اور ربنا آتنا في الدنیا وغیرہ آخر تک پڑھنا منع نہیں،شکر کے ارادے سے الحمد للہ کہنا یا کھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا جائز ہے،البتہ منزل نہیں پڑھ سکتی؛ کیوں کہ منزل قرآن کی مختلف سورتوں کے مجموعہ کا نام ہے،جن کی سب آیات میں دعا کا معنی نہیں ہے۔

(۲۳) حزب الاعظم اور مومن کا ہتھیار بھی پڑھ سکتی ہے۔

(۲۴) حیض ونفاس والی پر قرآن پاک پڑھ کر دم کرنا جائز ہے۔

(۲۵) آیۃ الکرسی بھی دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔

(۲۶) حائضہ کے لئے دعاؤں کے پڑھنے،انہیں ہاتھ لگانے اور اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷) حیض یا نفاس والی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے،البتہ بعضے فقہاء اس کو منع کرتے ہیں۔

(۲۸) لاحول ولاقوۃ الا باللہ یا کوئی اور وظیفہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

(۲۹) دعائے قنوت کا پڑھنا بھی درست ہے۔

(۳۰) تفسیر کی کتابوں میں اگر تفسیر زیادہ ہو اور آیات کم ہوں تو چھونا جائز ہے، ورنہ نہیں۔

(۳۱) تبلیغ میں جانے والیوں کے لئے فضائل اعمال پڑھنا جائز ہے۔

(۳۲) جلسوں اور اجتماعات وغیرہ میں جانا بھی جائز ہے۔

(۳۳) چھوٹی آیتیں پڑھنا جو بات کرتے وقت زبان پر آجاتی ہیں جائز ہے۔

وَلَا تَحْرُمُ قِرَاءَةُ آيَةٍ قَصِيرَةٍ تَجْرِي عَلَى اللِّسَانِ عِنْدَ الْكَلَامِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى {ثُمَّ نَظَرَ} أَوْ {وَلَمْ يُولَدْ} . هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ.(۱)

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) کیا حالت حیض میں نورانی قاعدہ پڑھ سکتے ہیں؟

(۲) دستانوں یا دوپٹہ سے قرآن کو چھونا کیسا ہے؟

(۳) حافظہ خاتون ان دنوں قرآن کی حفاظت کیسے کریں؟

(۴) کیا حالت حیض میں قرآن کو دیکھنا جائز ہے؟

(۵) قرآن کا ترجمہ، تفسیر اور حدیث کی کتابیں پڑھنا کیسا ہے؟

(۶) کیا اذان کا جواب دینا جائز ہے؟

(۷) کیا آیۃ الکرسی اور منزل پڑھنا جائز ہے؟

(۸) معارف القرآن اور حزب الاعظم پڑھنا کیسا ہے؟

---

(۱) فتاوی عالمگیریہ: ۱/۳۸

(۹) کیا حیض والی خاتون پر قرآن پڑھ کر دم کر سکتے ہیں؟

(۱۰) جزدان کے ساتھ قرآن چھونا کیسا ہے؟

(۱۱) کیا معلمہ قرآن کو سن سکتی ہے؟

(۱۲) جلسوں،اجتماعات اور مدرسہ کو جانا کیسا ہے؟

⊙ ⊙ ⊙

حج سے متعلق

(۱) اگر کسی عورت کو ایام حج میں حیض آجائے تو وہ طواف کے علاوہ تمام حج کے ارکان ادا کرسکتی ہے، یعنی حرم کے اندر نہیں جائے گی؛ کیوں کہ طواف کے لئے مسجد حرام میں جانا ہوگا اور حائضہ کو مسجد میں جانا حرام ہے۔

(۲) اگر عورت کو طواف کے دوران حیض آگیا چاہے طواف (فرض ہو، واجب یا نفل) تو اسی وقت مسجد سے باہر آجانا ضروری ہے، اس کو پورا کرنا یا مسجد میں ٹھہرے رہنا گناہ ہے۔

(۳) اگر طواف کے چار یا اس سے زیادہ چکر ہوگئے تو وہ طواف ادا ہوگیا اور جتنے باقی رہ گئے اس کا صدقہ دیدیں، اور اگر چار چکر سے کم ہوئے ہوں تو وہ طواف ادا نہیں ہوا، پاک ہونے کے بعد قضا کرے۔

نوٹ: صدقہ یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے بدلہ میں آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جَو دے۔ (صاع تقریباً ساڑھے تین کلو کا ہے۔)

(۴) طواف زیارت کے دوران یا اس سے قبل خون آجائے تو پاک ہونے تک انتظار کرے، طواف کرنے کے بعد جائے؛ لیکن اگر واپسی کا طے شدہ پروگرام ہو اور طہارت تک ٹھہرنا اس کے لئے مشکل ہو تو اس صورت میں عورت ناپاکی میں ہی طواف کرلے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے اور ایک گائے حرم میں بطور دم کے قربانی کرے، سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ حج کے موقع پر عورت کو حیض کو روکنے والی گولیاں استعمال کرنی چاہئیں۔

(۵) حیض یا نفاس والی عورت کو طوافِ زیارت میں تاخیر کرنے کی وجہ سے دم نہیں آتا۔

(۶) مکہ سے رخصت ہونے سے پہلے حیض شروع ہوگیا تو اب طواف وداع (یعنی وہ

طواف جو حاجی رخصت ہوتے ہوئے کرتا ہے) معاف ہوجاتا ہے، بغیر طواف کے ہی واپس آجائیں۔

(۷) اگر عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہوگیا، عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے افعال (منیٰ، عرفات وغیرہ میں جانا) شروع ہوگئے تو اب یہ عورت عمرہ کا احرام ختم کرکے حج کا احرام باندھ لے اور حج کے افعال شروع کردے، بعد میں عمرہ کی قضا کرلے۔

(۸) جو حائضہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے حاضری دے اس کے لئے درود وسلام پڑھنا تو جائز ہے؛ لیکن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل نہ ہو، باہر سے پڑھ لے۔

(۹) عمرہ کا احرام بھی حالت حیض میں صحیح ہے، البتہ طواف نہیں کرسکتی۔

(۱۰) حالت حیض میں صفا مروہ کی سعی کرسکتے ہیں، سعی کے لئے طہارت شرط نہیں ہے۔

(۱۱) مسجد نبوی کا صحن جو قبلہ سے آگے کی طرف ہے، جہاں سے گنبد نظر آتا ہے اور اوپر چھتریاں لگی ہوئی ہیں وہ حصہ چوں کہ شرعی مسجد کی حدود سے خارج ہے اس لیے حالت حیض میں وہاں بیٹھنے کی اجازت ہے، البتہ مسجد کے اندر کے حصہ میں قبلہ کے مقابل (پیچھے کی طرف) جنوب کی جانب جو صحن ہے اور چھتریاں لگی ہوئی ہیں (جہاں سے خواتین کو روضۂ اطہر کی زیارت کروائی جاتی ہے) وہ حصہ چوں کہ شرعی مسجد کی حدود میں داخل ہے اس لیے حالت حیض میں وہاں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

(۱۲) حالت حیض میں حج وعمرہ کا طریقہ: جس عورت/لڑکی کو حج یا عمرہ کے لیے نکلنا ہو اور اسے حیض آجائے تو اگر اس نے ابھی تک احرام نہ باندھا ہو تو بھی کوئی حرج نہیں؛ کیوں کہ عورت حالت حیض میں بھی احرام باندھ سکتی ہے، حالت حیض میں احرام باندھنے کے بعد عورت کے لیے تمام افعال کرنا جائز ہے، صرف طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع ہے، اس لیے احرام کی نیت کرتے وقت جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے بلکہ غسل یا وضو کرکے قبلہ رخ بیٹھ کر

احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اب اگر اس عورت نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو چوں کہ حالت حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں؛ اس لیے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم نہ کرے، اگر منیٰ جانے سے پہلے پاک ہوجائے تو غسل کر کے طواف قدوم کر لے، اور اگر منیٰ جانے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو طواف قدوم چھوڑ دے اور منیٰ چلی جائے، طواف قدوم چھوڑ دینے کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا؛ کیوں کہ طواف قدوم فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، البتہ دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے جس کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ طواف فرض ہے، لہذا اگر عورت اس دوران حالت حیض میں ہو تو پاک ہونے تک طواف زیارت میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف کرے، اور چوں کہ یہ تاخیر عذر کے سبب سے ہوئی اس لیے اس تاخیر کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہے؛ لیکن اگر پاک ہونے تک وہاں رہنے کی اجازت نہیں ملتی ہے یا محرم واپس آرہا ہے تو اسی حالت میں طواف زیارت کر لے اور حدود حرم میں ایک بدنہ (اونٹ، گائے یا بھینس) ذبح کرے، مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے وہ طواف وداع کہلاتا ہے، یہ طواف واجب ہے؛ لیکن اگر مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت عورت حالت حیض میں ہو تو اس طواف کو چھوڑ دے، حیض کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنے سے کوئی کفارہ، دم یا قضاء لازم نہیں ہوگی۔

اگر عورت نے حالت حیض میں عمرہ کا احرام باندھا یا احرام باندھنے کے بعد حیض آ گیا، مثلاً گھر سے مکہ مکرمہ کے لیے نکلتے وقت حیض تھا اور اسی حالت میں احرام باندھنا پڑا، یا احرام باندھنے کے بعد حیض آ گیا تو مکہ مکرمہ جانے کے بعد پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کر لے؛ لیکن اگر واپسی سے پہلے پہلے حیض سے پاک ہو کر عمرہ کرنے کی کوئی صورت نہ ہو، یعنی ویزا بڑھانے کی یا محرم کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو

مجبوراً حالت حیض ہی میں عمرہ کرلے اور حرم کی حدود میں ایک دم (قربانی) دیدے۔

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) ایام حج میں خون آجائے تو عورت کیا کرے گی؟

(۲) طواف کے دوران خون آجائے تو عورت طواف کرے گی یا نہیں؟ بالتفصیل لکھیں۔

(۳) عمرہ کا احرام باندھا تھا اور حیض شروع ہوگیا تو اب عورت کیا کرے گی؟

(۴) حائضہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت اور درود وسلام کے لئے کیا کرے گی؟

(۵) حالت حیض میں صفا مروہ کی سعی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(۶) ارکان حج میں حیض آجائے تو طوافِ زیارت کا کیا حکم ہے؟

(۷) ارکان حج کی ابتداء میں خون آجائے تو طوافِ وداع کا کیا حکم ہے؟

(۸) کیا حائضہ مسجد نبوی کے صحن میں بیٹھ سکتی ہے؟

(۹) حالت حیض میں حج وعمرہ کا طریقہ بتائیں۔

⊙ ⊙ ⊙

(۶) لیکوریا۔ احکام ومسائل

رطوبت کی قسمیں: عورت کے فرج سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

۱) فرجِ خارج کی رطوبت ۲) فرجِ داخل کی رطوبت

فرجِ خارج کی رطوبت: عورت کے فرجِ خارج کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو بغیر کسی بیماری کے پسینے وغیرہ کی صورت میں آئے۔

حکم: ایسی رطوبت کا حکم یہ ہے کہ یہ پاک ہے، کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں، ہاں دھولینا بہتر ہے۔

فرجِ داخل کی رطوبت: عورت کے فرجِ داخل کی رطوبت وہ ہوتی ہے جو پانی کی طرح آگے کی راہ سے آتی ہے، بیماری وغیرہ کی وجہ سے اسے سیلانِ رحم یعنی لیکوریا کہتے ہیں، اور یہ گاڑھا گوند کے مانند لیس دار رحم سے تکلیف کے ساتھ آتا ہے۔ (۱)

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ناپاک ہے، نجس ہے، لہذا کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو وہ بھی ناپاک ہوجاتا ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، اس میں نماز وروزہ معاف نہیں ہوگا، ہر نماز کے وقت وضو کرکے اور کپڑے آلودہ ہونے کی صورت میں کپڑے بدل کر نماز پڑھے گی۔

---

(۱) لیکوریا بلوغت کی علامت نہیں ہے، لہذا بلوغیت کی علامات سے پہلے اگر کسی کم سن بچی کو لیکوریا آجائے تو وہ اس سے بالغہ نہیں ہوتی۔

تنبیہ: استحاضہ اور لیکوریا کے احکام تقریباً ایک ہی ہیں، ان دونوں سے وضوٹوٹ جاتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا ہے، نماز وروزہ معاف نہیں، اگر وقفہ وقفہ سے خون یا رطوبت آئے تو جب خون یا رطوبت کا وقفہ ہو تو فوراً صفائی کرے، وضو کرے اور نماز پڑھ لے، اگر تسلسل کے ساتھ ہو کہ ایک نماز کے وقت کے برابر (مثلاً ۵ رمنٹ) بھی رکتا ہو تو وہ معذور کے حکم میں ہوگی، اسی خون یا رطوبت کے ساتھ، نماز، روزہ، تلاوت اور حج وغیرہ ادا کرے۔

☆ اگر رطوبت مسلسل جاری ہو تو اگر نماز کا پورا وقت اس حال میں گذرتا ہے کہ بالکل وقفہ نہیں ہوتا تو چاہئے کہ وضو کر کے نماز ادا کرے، یہ عورت معذور کے حکم میں ہے۔

☆ اگر وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے، کسی وقت رطوبت آتی ہے اور کسی وقت نہیں آتی تو جس وقت رطوبت آئے اس وقت نماز نہ پڑھے، جیسے ہی رطوبت رک جائے تیزی سے کپڑے بدل کر یا اس حصہ کو دھو کر نماز پڑھ لے، اور اگر نماز پاکی کی حالت میں شروع کی اور نماز کے دوران رطوبت خارج ہوگئی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور پھر سے نماز پڑھنی پڑے گی۔

یہ اس وقت ہے جب کہ وقفہ وقفہ سے رطوبت آئے۔

☆ اگر رطوبت کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چلتا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب نماز شروع کی تو رطوبت بند تھی، جب نماز پڑھ چکی اور دیکھا کہ گدی تر تھی تو جب تک نماز میں وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو نماز ہو جائے گی۔

☆ ایسی عورت کو وضو قائم رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایسی عورت شرم گاہ میں روئی رکھ لے، یہ پانی جذب کر لے گی، جب تک رطوبت روئی کے اس حصہ میں نہیں آتی جو فرج خارج میں ہے تو اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا۔

نوٹ: عموماً خواتین اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں، انہیں احتیاط کرنی چاہئے کہ ایک درہم ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر لگ جائے تو اسے دھو کر پھر نماز پڑھے۔

ان مسائل کے بعد اب یہ سمجھنا آسان ہوگیا کہ فرج سے ہر نکلنے والی رطوبت حدثِ اکبر نہیں ہوتی، یعنی اس رطوبت سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ وضو واجب ہوتا ہے، ایسی عورت طہارت حاصل کر کے قرآن بھی پڑھ سکتی ہے، اس کا حکم حدث اصغر کی طرح ہے۔

اسباب: اس بیماری کے مختلف اسباب ہیں، مثلاً رحم کی کمزوری سے کبھی یہ شکایت ہوجاتی ہے، کبھی غلط انداز میں جماع کرنے سے ہوجاتی ہے، کبھی جمپ لینے سے، بداحتیاطی سے یا رحم کے اندر جو جھلی ہوتی ہے اس کے پھٹ جانے سے، وقفہ پیدائش میں عموماً گولیاں وغیرہ کا استعمال یا چھلے کے استعمال سے یا کبھی آپریشن وغیرہ کے بعد ہوجاتی ہے۔

خون کی کمی، رحم کی کمزوری، کم عمری میں حمل قرار پانا، مانع حمل دواؤں کا استعمال، ثقیل اور گرم غذاؤں کا مسلسل استعمال، آنتوں میں کیڑے کا ہونا، جذبات کی زیادتی وغیرہ سے یہ بیماری آسکتی ہے، جس کے نتیجہ میں مزاج میں چڑچڑا پن، بہت زیادہ سستی، کمر کا درد اور کمزوری کا احساس ہونے لگتا ہے۔

اسی طرح حیض کا زیادہ یا بہت کم ہونا یا مسلسل استحاضہ کا آتے رہنا ایک قسم کی کمزوری اور بیماری ہے، جس کی فکر، علاج واحتیاط ذہنی یکسوئی، جسمانی پاکیزگی، دلی کدورت، عبادات میں یکسوئی کا باعث ہوتا ہے، ماہر حکیم یا ڈاکٹر سے رابطہ ہو، دعاؤں کا اہتمام ہو، بزرگان دین کے مجربات کو بھی اختیار کیا جاسکتا ہے۔

کثرت حیض یا کثرت استحاضہ کا علاج

اگر کسی عورت کو کثرت حیض یا کثرت استحاضہ کی بیماری ہو وہ اس آیت کو لکھ کر پیٹ پر باندھے ان شاء اللہ بیماری ختم ہوجائے گی۔

صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (۱)

(۱) البقرۃ:۱۸

اس کے علاوہ آیات شفا،سورہ فاتحہ،آب زمزم کا بھی استعمال کریں۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) رطوبت کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟

(۲) لیکوریا کی تعریف بیان کریں؟

(۳) لیکوریا کا حکم بتائیں؟

(۴) لیکوریا اور مستحاضہ میں کیا فرق ہے؟

(۵) لیکوریا کے اسباب کیا ہیں؟

⊙ ⊙ ⊙

(۷)متفرقات اور غلط فہمیاں

۱) حیض کو مستقل بند کرنے کے لئے دوا کا استعمال کرنا مناسب نہیں ہے، چوں کہ اس میں صحت پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے، آئندہ ماہواری کے ایام میں بے قاعدگی بھی ہوجاتی ہے، اس لئے احتیاط بہتر ہے، تاہم کسی ضرورت کی بناء پر استعمال کی جائے تو جائز ہے۔

۲) اگر دوا کے ذریعہ حیض کا خون روک دیا جائے تو جب تک خون باہر نہ نکل آئے اس وقت تک حیض کے احکامات جاری نہ ہوں گے، وہ عورت بدستور نماز وغیرہ ادا کرے گی، اور شوہر کے لئے اس سے استمتاع بھی درست ہوگا۔

یہ اس وقت ہے جب کہ خون آنے سے پہلے ہی دوائی کے ذریعہ سے روک دیا گیا ہو، اور اگر کسی کو عادت کے موافق خون آنا شروع ہوا، پھر دوائی یا انجکشن کے ذریعہ روک دیا گیا تو وہ ایام عادت تک ناپاک ہی رہے گی، چاہے خون رک گیا ہو۔

حیض کے زمانہ کے علاوہ کسی دوائی کے استعمال سے خون آجائے تو وہ حیض نہیں ہے۔

۳) بچہ دانی پوری طرح نکال دی جائے تو طبی تحقیق کے مطابق حیض جاری نہیں رہ سکتا، اگر بچہ دانی نکالنے کے بعد بھی خون آئے تو یا تو اس وجہ سے ہوگا کہ بچہ دانی کا کوئی جزو اندر باقی ہے، یا پھر وہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون شمار ہوگا۔

اگر بچہ دانی کا کچھ حصہ اندر باقی ہے تو آنے والا خون حیض ہوگا ورنہ استحاضہ۔[1]

۴) حیض کے کپڑے جو کہ خون آلودہ ہوتے ہیں (Pads) اس کو بھی دفن کرنا چاہیے، دفنانے کے بجائے جلانا یا کسی اور متبادل طریقہ سے ضائع کر دینا بھی جائز ہے؛ البتہ ایسی جگہ پھینکنا جو گندگی یا بیماری یا بے حیائی پھیلانے کا سبب ہو تو مکروہ ہے۔

۵) حالت حیض میں مہندی لگانا، سنگار کرنا، زینت اختیار کرنا سب جائز ہے۔

٦) عورتیں حالت حیض میں جو تکلیف اٹھاتی ہیں اس پر اجر وثواب ملے گا۔

۷) حائضہ میت کے پاس نہ بیٹھے تا آں کہ میت کو غسل نہ دیا گیا ہو۔

۸) پرفیوم، سرمہ، مسواک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹) حائضہ عورت کا جھوٹا پاک ہے، آبِ زمزم پی سکتی ہے۔

۱۰) حائضہ عورت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا جائز ہے۔

۱۱) حیض والی عورت کو اگر طلاق دی جائے تو واقع ہوجاتی ہے۔ (اگرچہ دینے والے کو گناہ ہوگا)

۱۲) حالت حیض میں طلاق دی جائے تو اس حیض کے علاوہ تین حیض اس کی عدت ہوگی۔

۱۳) استحاضہ بیماری کا خون ہے، اس میں نماز، روزہ معاف نہیں ہے، اکثر عورتیں ناواقفیت میں نماز، روزے قضا کر دیتی ہیں۔

۱۴) بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ جب تک چلہ یعنی چالیس دن نہ گذر جائیں زچہ پاک نہیں ہوتی، یہ محض غلط فہمی ہے، بلکہ جس دن خون بند ہوجائے اسی دن غسل کر کے نماز،

---

(۱) اگر پیدائش کا سلسلہ روکنے کے لیے بچہ دانی مستقل طور پر نکالی گئی ہے تو یہ ناجائز ہے، الا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔

روزہ شروع کردے۔

۱۵) حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانا بھی جائز ہے اور اسے اپنے ساتھ کھلانا بھی جائز ہے۔(حیض ونفاس والی عورت کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھانا اور اسے اپنے ساتھ نہ کھلانا یہ یہود ومجوس کا طریقہ ہے)

۱۶) عموماً خواتین میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ حیض ونفاس سے فراغت کے بعد اپنے بستر کی چادریں اس دوران جو سر پر دوپٹا پہنا تھا وہ، جو کپڑے پہنے تھے اگرچہ ان پر خون نہ نکلا ہو، برقعہ، کنگھا، چوٹی، زیورات وغیرہ تمام چیزیں دھونے کا اہتمام کرتی ہیں، ایسا کرنا درست نہیں؛ کیوں کہ یہ چیزیں حیض ونفاس کے ایام میں پہننے سے ناپاک نہیں ہوتیں،خوب یاد رکھئے کہ کوئی چیز،کوئی کپڑا وغیرہ اسی وقت ناپاک ہوگا جب اس پر حیض ونفاس کا خون لگے گا،اور اسی کو پاک کرنا ضروری ہے۔

۱۷) گیارہ سال کی بچی کو سفید نظر آئے،اس سے کپڑوں میں سفیدی نظر آئے تو یہ بلوغت کی علامت نہیں ہے، نہ ہی یہ حیض ہے، نہ ہی اس سے بچی بالغہ ہوتی ہے، بچی حیض سے یا احتلام سے یا (اگر شادی ہوجائے تو) حاملہ ہونے سے بالغہ ہوگی، اگر چاند کے حساب سے پندرہ سال تک مذکور علامات ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال کی عمر میں شرعاً بالغہ شمار ہوگی۔

۱۸) ماہواری کے ایام میں جسم کے زائد بالوں کی صفائی کرنا مکروہ تنزیہی ہے،یعنی نہ کرنا بہتر ہے،اس سلسلہ میں کوئی صریح جزئیہ تو نہیں مل سکا؛البتہ فقہاء کرام نے جنابت کی حالت میں ناخن اور بال کاٹنے کو مکروہ لکھا ہے؛البتہ زیر ناف بال وغیرہ کو چالیس دن سے زائد ہونے لگیں تو ان کی صفائی ضروری ہوگی۔

۱۹) حالت حیض یا نفاس میں ٹھنڈک، صفائی وغیرہ کے لیے غسل کرنا جائز ہے، بلکہ بہتر ہے، کچھ خواتین پورے ایام حیض یا نفاس کے مکمل ہونے تک غسل نہیں کرتیں، جس سے جسم میں بدبو، چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے اور شریعت کی غلط نمائندگی ہوتی ہے۔

۲۰) جنابت کی حالت میں کسی عورت کو ماہواری آجائے تو اس پر غسل جنابت فرض نہیں ہے، البتہ کوئی عورت ایسے ہی صفائی کی خاطر غسل کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔

۲۱) کسی عورت کو حالت نفاس میں احتلام ہوجائے تو غسل کرنا واجب نہیں ہوگا، بلکہ پاک ہونے کے بعد ایک ہی غسل واجب ہوگا؛ البتہ کوئی عورت صفائی کی خاطر غسل کرنا چاہے تو کرسکتی ہے۔

۲۲) کسی عورت کو کسی بیماری یا کسی دوسرے سبب سے ماہواری نہ آتی ہو تو اس سے نماز کا حکم ساقط نہ ہوگا۔

۲۳) حیض والی عورت کی گود میں لیٹ کر اس کا شوہر قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

عَن عائشة حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ القُرْآنَ(۱)

۲۴) غسل شروع کرنے سے پہلے غسل کی نیت کریں، کہ میں نیت کرتی ہوں غسل کی پاکی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے۔

۲۵) سر کے بال گوندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے، اور اگر گوندھے ہوئے ہوں تو عورت پر صرف جڑ تر کرلینا ضروری ہے،

(۱) صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۹۷

گوندھے ہوئے بال (چوٹی) کھولنا ضروری نہیں، ہاں چوٹی اگر سخت گوندھی ہوئی ہے کہ بغیر کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

۲۶) کان اور ناک میں زیورات پہننے کے اگر سوراخ ہیں تو ان میں بھی پانی بہانا ضروری ہے، اگر سوراخ تنگ ہے تو حرکت دے کر پانی پہنچائیں۔

۲۷) کان کے ہر ہر پرزے اور اس کے سوراخ کا منہ، کانوں کے پیچھے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

۲۸) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر اور ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔

۲۹) شرمگاہ کا ہر گوشہ، ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھوئیں، ہاں اندر انگلی ڈال کر دھونا ضروری نہیں، مستحب ہے۔

۳۰) بالوں میں اگر Gell لگا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے بال تر نہ ہوں گے، یا ہیئر اسپرے ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے، ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

۳۱) اگر تہہ دار میک اپ کیا ہوا ہے تو اس کا چھڑانا ضروری ہے۔

۳۲) نیل پالش لگی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے، کہ بغیر چھڑائے وضو اور غسل نہ ہوگا۔

۳۳) حائضہ عورت جائے نماز چھو سکتی ہے؛ کیوں کہ حیض کی نجاست نجاست حکمی ہے، حقیقی نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۳۴) حیض والی عورت جب سجدہ کی آیت سنے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور خود پڑھے تب بھی واجب نہیں، مگر اسے پڑھنا نہیں چاہئے۔

۳۵) عیدگاہ، مدرسہ اور وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے گھر میں مقرر ہو وہ مسجد کے حکم

میں نہیں، ان میں داخل ہونا جائز ہے۔

۳۶) حالت حیض میں سجدۂ شکر بھی جائز نہیں ہے۔

حائضہ دیگر مذاہب میں:

● یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ حیض کے دنوں میں عورت کو گھر سے باہر نکال دیتے تھے، نہ اس کے ساتھ کھاتے تھے اور نہ ہی ساتھ رہتے تھے۔

● عیسائیوں میں یہ رواج تھا کہ جب عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ ان دنوں جماع بھی کرتے تھے۔

● مشرکین مکہ کے ہاں یہ رواج تھا کہ جب عورت کو حیض آتا تو اس کے ساتھ دبر میں بدفعلی کرتے۔

● ہندو مذہب میں یہ رواج تھا کہ ان حائضوں کو گھر سے باہر مٹی کی بنی ایک جھونپڑی میں بھیج دیتے تھے، کتابوں کو ہاتھ لگانا منع ہوتا تھا جس سے تعلیم رک جاتی، دودھ، مکھن، گھی کا استعمال نہیں کرسکتی تھی، پانی والے نل کو ہاتھ لگانا منع ہوتا تھا، گھر کا بیت الخلاء استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی، الغرض حائضہ کو منحوس اور اچھوت بنادیا جاتا تھا۔

● اسلام نے روز اول سے حائضہ کے احکام میں اعتدال رکھا ہے، عورت کی کمزوری کا بھی لحاظ رکھا ہے، اور اس کی سہولیات کا بھی لحاظ رکھا ہے، نماز روزے معاف قرار دیے (روزوں کی قضا ہے) اور اس کو گھر میں منحوس اور اچھوت نہیں قرار دیا ہے۔

⊙ ⊙ ⊙

تمرینی سوالات

درج ذیل سوالات کے جوابات دیں:

(۱) حیض کو بند کرنے والی دواؤں کے استعمال کا حکم اور نقصانات بالتفصیل بتلائیں۔

(۲) بچہ دانی نکال دینے کے بعد جو خون آئے اس کا کیا حکم ہے؟

(۳) حالت حیض میں مہندی، پرفیوم، سرمہ اور زیب وزینت اختیار کرنا کیسا ہے؟

(۴) حائضہ کا جھوٹا اور اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کیسا ہے اور دیگر مذاہب میں کیسا ہے؟

(۵) حالت حیض میں دی گئی طلاق کا حکم بتائیں؟

(۶) گیارہ سال کی بچی کو سفیدی نظر آئے تو کیا یہ حیض ہے؟ یا یہ بچی بالغہ ہو چکی ہے؟ بلوغیت کی علامت کیا کیا ہیں؟

(۷) ماہواری کے ایام میں جسم کے زائد بالوں کی صفائی کا حکم کیا ہے؟

(۸) ناپاکی کے ایام میں غسل تبرید (ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا) کیسا ہے؟

(۹) جنابت کی حالت میں حیض شروع ہو جائے تو غسل جنابت کا کیا حکم ہے؟

(۱۰) حالت نفاس میں احتلام ہو جائے تو غسل کا کیا حکم ہے؟

(۶) کیا سجدہ کی آیت سننے پر سجدہ واجب ہوگا؟

(۷) کیا سجدۂ شکر ادا کرنا جائز ہوگا؟

(۸) مدرسہ یا عیدگاہ جانا کیسا ہے؟